رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنے والا واحد اور اکیلا اخبار

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

(۱) چندہ عوام سے سالانہ عہ شش ماہی عہ

(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت

صہ

علاوہ اس کے جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا۔

(۴) حضرت باوا نانک رح کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچا کر انہیں اسلام کی دعوت دینا۔

(۵) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

مورخہ ۱۵-اگست سنہ ۱۹ء

جلد ۶ ایڈیٹر محمد یوسف سابق سوُرن سنگھ و دوان نمبر ۲۷

سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کیلئے ایڈیٹر نور کا نصف ماہ کا دورہ

گذشتہ سے پیوستہ

اور تقریباً ۱۱ بجے سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی۔ برادرم چوہدری نور احمد صاحب نے اپنی برادری کو بلایا ہوا تھا وقت مقررہ پر اکثر لوگ پہنچ گئے تھے۔

پہلے مولوی عبید اللہ صاحب اور پھر ماسٹر عبد الرحیم صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ اس کے بعد پچھلے وقت میں خاکسار نے اسلامی فضائل آریہ اور سکھ مذہب کے متعلق ایک تقریر کی۔ الحمد للہ کہ میری تقریر کے وقت ہندوؤں کی اچھی حاضری تھی۔ بعد میں موقع دیا گیا۔ کہ اگر کسی دوست کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ پیش کرے۔ مگر الحمد للہ کہ کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ تقاریر کا اثر اچھا پڑا۔ برادرم نور احمد نے جس اخلاص اور محبت سے جلسہ کا انتظام کیا۔ وہ اکثروں کے لئے قابل نمونہ ہے۔ جلسہ گاہ کے لئے ایک باغیچہ تجویز کیا گیا۔ دوسرے روز صبح ۷ بجے کے قریب ہمارا قافلہ بطرف ماچھی واڑہ روانہ ہوا۔ چکور کے پل سے ہم لوگ کشتی میں سوار ہوئے۔ کشتی میں ۱۲ میل کا سفر خوب آرام سے کٹا۔ تقریباً ۳ بجے ہم ماچھی واڑہ پہنچے۔ شیخ عبد اللہ صاحب کے ہاں آرام کیا۔ رات کو مولوی عبید اللہ ماسٹر عبد الرحیم اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ بعد میں شکوک رفع کرنے کے لئے موقع دیا گیا۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی

ماچھی واڑہ میں عجیب و غریب معلومات حاصل ہوئے۔ ماچھی واڑہ وہ جگہ ہے جہاں شری گورو گوبند سنگھ صاحب چمکور کے قلعہ سے دوڑ کر پناہ گزیں ہوئے۔

چمکور سے دوڑ کر آپ پہلے بچھی چند کے ہاں ٹھہرے مگر انہوں نے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ پھر گورو صاحب ماچھی واڑہ کے سیدوں کے ہاں ٹھہرے ان سیدوں کے خاندان سے اب سید علی محمد ہیں اور انہوں نے کہا کہ گورو صاحب میرے بزرگ سید عمر کے پاس چار روز ٹھہرے تھے۔ اور سید عمر صاحب پانچویں پشت سے تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہمارا پشت نامہ اسطرح سے ہے۔ سید علی محمد پسر سید حسین بخش۔ عین بخش پسر گامے شاہ۔ گامے شاہ پسر افضل شاہ۔ افضل شاہ پسر سید عمر جنہوں نے گورو صاحب کو پناہ دی تھی۔

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی محمد مظفر الدین مالک و مہتمم چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع کیا

ہم نے خود وہ حجرہ اپنی آنکھوں دیکھا۔ حجرہ مسجد کے ساتھ بالکل پیوست ہے۔ مسجد سے حجرہ میں جانے کے لئے یا حجرہ سے مسجد میں آنے کے لئے ایک کھڑکی ہے۔ اور گورو صاحب وہاں مسجد کے حجرہ میں پناہ گزیں ہوئے وہاں گورو صاحب نے اپنے کپڑے نیلے رنگوائے دسوندھی رنگریز کے پاس وہ مٹ ابھی تک ٹوٹا ہوا موجود ہے۔ جس میں گورو صاحب نے اپنے کپڑے رنگوائے تھے ان کے علاوہ اور بھی بہت سی مفید مفید باتیں گورو صاحب کے متعلق ماچھی واڑہ میں ہمیں معلوم ہوئیں۔ جن کا ذکر ان شاء اللہ تعالےٰ ہم اپنے کسی آئندہ پرچہ میں کریں گے۔ یہ سب باتیں ہمیں شیخ عبداللہ صاحب عطار کے ذریعہ معلوم ہوئیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اس میں یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ گورو صاحب نے پہلے ہندوؤں کے ہاں پناہ لینی چاہی۔ مگر انہوں نے پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ آخر پناہ دی تو مسلمانوں نے۔ اسی سے معلوم کر لو۔ کہ گورو صاحب اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کیسے عمدہ تھے دوسرے روز صبح کو ہمارا قافلہ ماچھی واڑہ سے راہوں روانہ ہوا۔ اس روز دھوپ بہت ہی تیز تھی دوپہر کا وقت۔ دریا کے ساتھ ساتھ جلتی ریت پر پیدل سفر جسم نے سخت تکلیف اٹھائی۔ مگر دل نے ملامت کی کہ تمہارے بزرگوں نے راجپوتانہ جیسے ریتیلے اور شدید گرم ملک میں کس طرح اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر تبلیغ کی۔ اور تم چند گھنٹوں کی تکلیف سے گھبرا گئے۔ توبہ کی۔ کان کو ہاتھ لگایا۔

ٹھیک ۳ بجے ہمارا قافلہ راہوں اخی المکرم چوہدری فیروز خان صاحب کے ہاں پہنچا۔ چوہدری صاحب نے وہاں نوازش میں کمال کر دکھایا۔ چوہدری فیروز خان صاحب اور ان کے سعید داماد چوہدری انور خان صاحب کا حسن سلوک ابھی تک ہمیں یاد آرہا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

راہوں سے صبح ۹ بجے کی گاڑی میں ہمارا قافلہ کریام پہنچا۔ ایک دن کریام آرام کیا۔ دوسرے روز نواں شہر میں آریہ سماج کے متعلق خاکسار کا لیکچر تھا۔ میں نے از روئے واقعات ستیارتھ پرکاش۔ آریہ بھوونی سبھا۔ رگ وید بھاش بھومکا وغیرہ سے اس امر کو کما حقہ آشکارہ کیا۔ کہ آریہ دھرم تا مکمل الکمل ہے

ہم نے اپنے لیکچر کے بعد آریہ دوستوں کو موقعہ دیا۔ کہ اگر کسی دوست کو کچھ اعتراض ہو۔ تو وہ بخوشی پیش کر سکتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ معقول جواب دیا جاویگا۔ پہلے ایک سناتنی پنڈت جو اپنے آپ کو کسی سناتنی مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر بتلاتے تھے کھڑے ہوئے۔ اور اصل مضمون اور لیکچر سے گریز کر کے ادھر ادھر کی باتیں ہانکنے لگے۔ جسے انہیں دوبارہ تاکیداً کہا گیا۔ کہ نفس مضمون پر اگر آپ کو کوئی اعتراض ہو تو پیش کریں۔ ادھر ادھر کی کوئی بات نہیں سنی جاویگی۔ خیر وہ تو خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد پھر ایک آریہ پنڈت اٹھے اور فرمانے لگے۔ کہ مکتی گیان پر منحصر ہے۔ سما یا وقت سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے کھڑے ہو کر یہ کہا۔ کہ آپ کا فرمانا بالکل صحیح ہے مگر اس کا کیا علاج کہ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۰ پر یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"نجات کے خواہشمند کو چاہئے۔ کہ لاتزلزل برہمچریہ رکھ کر ۴۰ سال کی عمر کو حاصل کر کے کام اور موکش یعنی نجات کو حاصل کریں"۔

اب ہم حیران ہیں کہ سوامی صاحب تو مکتی کا سمے سے تعلق بتلاتے ہیں۔ اور جناب اس سے گریز کر کے گیان کو بتلاتے ہیں۔ اب ہم جناب کی بات کو معتبر سمجھیں یا سوامی دیانند صاحب کی بات کو۔ آپ اس کا معقول جواب دیں۔ مگر پنڈت صاحب اس مطالبہ سے عہدہ برا نہ ہو سکے۔ اور اخیر پر انہیں مایوسی کے ساتھ خاموش ہونا پڑا۔ اگرچہ نواں شہر کے آریں وکلاء نے میرے لیکچر میں خلل ڈالنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ باوجود ان کے زیادہ سے زیادہ مخل ہونے کے بھی ہمارا لیکچر کمال کامیابی سے ختم ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

دوسرے روز کریام میں جلسہ تھا۔ پہلے وقت میں چوہدری غلام احمد خان صاحب مولوی عبدالسلام صاحب اور مولوی عبیداللہ صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ دوسرے پہر خاکسار کا وقت تھا۔ میرا لیکچر سکھ مذہب پر تھا۔ ظہر کے بعد لیکچر شروع ہوا الحمد للہ کہ میرے لیکچر میں سکھوں کی کافی تعداد موجود تھی پہلے میرا لیکچر دینے کا کوئی پختہ ارادہ نہ تھا۔ مگر سکھوں کو دیکھ کر مجھے بھی جوش آگیا۔ اور خاکسار نے دو گھنٹہ میں کمال وضاحت سے اس امر کو آشکارہ کیا۔ کہ حضرت اقدس بانا نانک رحمۃ اللہ علیہ ہندوؤں کے کل مسلمہ عقائد کی تردید فرماتے ہیں مگر برخلاف اس کے اسلام کے کل مسلمہ عقائد کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ دید مقدس کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہر نام چیتنہ آدمی ناچ گہر ہووے واس

ارتھ:۔ بڑے بڑے پنڈت اور منی بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ کر تھک گئے۔ مگر وہ معرفت تامہ سے ناآشنا رہے۔ مگر برخلاف اس کے قرآن شریف کے متعلق فرماتے ہیں۔

تیہئے حرف قرآندے تیئے سپارے کیں
تسو چہ پند نصیحتاں سن سن کر و یقین

ارتھ۔ قرآن شریف کے تیس حرف اور اس کے تیس ہی پارے ہیں۔ اے سننے والو اس میں لاانتہا اقسام کی نصیحتیں ہیں۔ تم سنو اور اس پر یقین لاؤ۔ میرے لیکچر کے خاتمہ پر سکھ صاحبان کو وقت دیا گیا۔ کہ اگر آپ دوستوں کو کچھ اعتراض ہو۔ تو پیش کریں۔ مگر سکھ بھائیوں نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ اگر ہمیں کم از کم ایک گھنٹہ دیا جاوے تو ہم بولیں گے۔ ورنہ نہیں۔ جس پر انہیں بخوشی ایک گھنٹہ دیا گیا۔ مگر ان میں سے ایک بڑی مشکل سے دس منٹ بولے اسکا جواب بھی میں نے دس منٹ میں ہی دیا۔ پھر اس کے بعد ایک اور سکھ دوست اٹھے۔ حتیٰ کہ یکے بعد دیگرے لگاتار سات سکھ بھائی اٹھے اور ہر ایک معقول جواب سنکر خاموش ہو گیا۔ آخر کار صاف الفاظ میں سکھ دوستوں کو کہنا پڑا کہ ہم اس وقت آپکی باتوں کا جواب نہیں دے سکتے اور ساتھ ہی یہ کہا کہ ہندوؤں کے متعلق جو باوا صاحب کے شلوک آپنے پیش کئے ہیں۔ وہ بیشک درست اور صحیح ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں کچھ شبہ نہیں۔ البتہ مسلمانوں کے متعلق جو شلوک پیش کئے ہیں ان کے متعلق کچھ شبہ ہے۔ یہ سننے پر میں نے جنم ساکھی اور گرنتھ صاحب کے صفحات نکال کر دکھلا دیئے تو پھر تو پھر وہ خاموش ہو گئے۔ الحمد للہ کہ اس روز کی کارروائی نہایت کامیابی سے ختم ہوئی یکم جولائی میری گورداسپور میں تاریخ تھی۔ اس لئے میں تو واپس آگیا اور میرے عزیز دوست ماسٹر عبدالرحیم اور مولوی عبیداللہ صاحب پیچھے رہے۔ والسلام

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار نور قادیان

۳ اگست بسنہ ۱۹۱۵ء

آریہ دھرم اور مکتی

KHILAFAT LIBRARY

انسان کا کسی خاص عقیدہ یا مسلک اور مذہب کو اختیار کرنے سے سوائے اس کے اور کوئی منشاء نہیں ہوتا۔ کہ اسے مکتی یا نجات حاصل ہو۔ اسوقت آریہ مذہب کا ہندوستان میں بہت چرچہ ہے۔ اور آریہ دوست عیسائیوں مسلمانوں وغیرہ کو بھی اپنے مذہب میں شامل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور لوگوں کو جذب اور کشش کرنے کے لئے ان کے سامنے یہ دلچسپ سوال رکھتے ہیں۔ کہ مکتی اور نجات صرف آریہ مذہب میں ہی ہے۔ بظاہر آریہ سماج کا یہ دعوے بہت کچھ دلکش ہے۔ مگر آؤ۔ اب ہم ضد اور تعصب سے پاک ہو کر آریہ دھرم کی پستکوں پر نظر ڈالیں۔ کہ جو دعوے آریہ دوست ہمارے سامنے رکھتے ہیں۔ کیا واقعی آریہ دھرم کی کتابوں اور ان کے روزمرہ کے طرز عمل سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ دھرم میں نجات ہے۔ اگر ہے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اگر نہیں۔ تو آریہ دوستوں کو یہ دعوے بے دلیل لوگوں کے سامنے رکھنے سے بہت کچھ دور اندیشی اور احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

سوامی دیانند صاحب اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۹ سطر ۷ میں تحریر فرماتے ہیں:

سوال: ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے۔ تو اس کا انصاف جاتا رہے۔ اور تمام انسان سخت پاپی ہو جائیں کیونکہ درگذر کے سنتے ہی انکو پاپ کرنے میں بے خوفی اور حوصلہ پیدا ہو جاوے۔ مثلاً اگر راجہ گناہ معاف کر دیا کرے۔ تو لوگ حوصلہ پا کر اور بھی بڑے بڑے گناہ کریں۔ کیونکہ راجہ گناہ بخش دیا کرے گا۔ اور ان کو بھی بھروسہ ہو جاویگا۔ کہ ہم راجہ سے بذریعہ حرکات ناشائستہ وغیرہ کے اپنا قصور معاف کرا لیویں گے۔ جو لوگ قصور معاف نہیں کرتے۔ وہ بھی تقصیروں سے نہ ڈر کر پاپ کرتے ہیں۔ راغب ہو جاویں گے۔ اس لئے تمام اعمال کا مناسب نتیجہ دینا ایشور کا کام ہے۔ نہ کہ معاف کرنا"

پھر سوامی صاحب اور ان کے پیروکاران کا قول ہے۔ کہ

"اس شخص کو جس نے ۶۳ حصہ نیکی کی اور صرف ایک حصہ بدی کی ہے۔ ہر حالت میں اس قدر گناہ کے عوض میں بھی تکلیف میں جانا پڑیگا۔ یعنی وہ یہ مانتے ہیں۔ کہ گناہ کسی حالت میں کسی شرط پر بھی کسی طرح معاف نہیں کئے جا سکتے:

اب یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ ویدک دھرم رتی بھر بھی گناہ نہیں بخشتا۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ انسان خواہ کتنی ہی احتیاط کیوں نہ کرے۔ کیسا ہی محتاط عاقبت اندیش پھونک پھونک کر قدم رکھنے والا کیوں نہ ہو۔ ہرگز ہرگز گناہوں سے قطعی پاک اور صاف نہیں رہ سکتا۔

مزید توضیح کے لئے سوامی دیانند صاحب ستیارتھ کے صفحہ ۱۹۵ اور بھومکا کے صفحہ ۳۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ آریوں کو چاہئے۔ کہ چلتے وقت پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی کیڑا مکوڑا پاؤں تلے آکر مر جائے۔ کیونکہ ہر ایک گناہ کی سزا لازمی ہے خواہ وہ گناہ عمداً سرزد ہو یا سہواً۔ مفصل دیکھو۔ کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۴" ممکن ہے کہ بعض آریہ مذہب سے ناواقف لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ گناہ کی سزا تو ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی تضرع۔ عاجزی۔ لجاجت۔ مسکینی سے خداوند تعالےٰ کے حضور گڑگڑائے۔ تو خدا اس کے گناہ شاید معاف کر دے۔ دعا اور پرارتھنا کے ذریعہ گناہ معاف ہو جاویں۔

بے شک یہ ایک سوال اور معقول سوال ہے۔ جو آریہ مذہب سے ناواقف لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اس کے متعلق سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۵ سطر ۶ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

سوال: پرمیشور کی ستتی۔ (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات) اپاسنا (حضوری مراقبہ) کرنا چاہئے۔ یا نہیں؟

جواب: کرنی چاہئے۔

سوال: کیا ستتی وغیرہ کرنے سے ایشور ستتی کرنے والے کا پاپ دور کر دے گا؟

جواب: نہیں۔

سوال: پھر ستتی پرارتھنا کیوں کی جائے؟

جواب: ان کے کرنے کا نتیجہ اور ہی ہے۔

سوال: کیا ہے۔

جواب: ستتی پرارتھنا وغیرہ کرنے سے ایشور کے ساتھ محبت پیدا ہوتی ہے۔

اس جگہ سوامی صاحب نے اس امر کو قطعی صاف اور واضح کر دیا۔ کہ انسان خواہ کیسی ہی گڑگڑا کر ایشور کے حضور گریہ وزاری اور پرارتھنا وغیرہ کرے۔ مگر وہ کسی کا بھی بھر بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔ مگر یہ حیرانی کی بات ہے۔ کہ ساتھ ہی اس کے سوامی جی نے لکھ دیا۔ کہ پرارتھنا کرنے سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

پیارو! ایک شخص کے سامنے ہم روتے ہیں۔ چیختے ہیں۔ چلاتے ہیں۔ پیٹتے ہیں۔ مگر وہ ہمارا رتی بھر بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔ اور خشخاش کے دانہ کے برابر چیز وہ اپنی گرہ سے دے نہیں سکتا۔ تو پیارو۔ بتلاؤ۔ اب اس سے محبت ہو تو کیسے۔ محبت ہمیشہ احسان اور مروت سے پیدا ہوتی ہے۔ تو جب بقول سوامی دیانند صاحب وید الشور نہ رتی بھر گناہ بخشتا اور نہ خشخاش کے دانہ کے برابر کوئی چیز دے سکتا ہے۔ گویا مہر و محبت۔ احسان۔ مروت کوئی بات نہیں۔ تو خدا بتلاؤ۔ کہ محبت کیسے ہو۔ نیچر پر نظر دوڑاؤ۔ دائیں بائیں آگے پیچھے غور کرو۔ وہ چیزیں جو ہماری محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ ان میں ہمارے آرام اور سکھ کے سامان ضرور

موجود ہیں ۔ بدوں آرام اور سکھ کے بلا وجہ اور بلا سبب آج تک نہ کسی سے محبت ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ اب یہ بھی معلوم ہوگیا۔ کہ دیدک دھرم کسی کے گناہ نہیں بخشتا یہ بھی معلوم ہوگیا۔ کہ آریہ مذہب میں جیو ہتیا سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوگیا۔ کہ ہزار اور لاکھ پرارتھنا دعا اور توبہ سے بھی ایشور گناہ نہیں بخشتا۔

تو اب قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ آریہ مذہب کے عقائد واقعی ایسے اعلیٰ اور افضل ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہوکر انسان جیو ہتیا اور گناہوں سے دور رہ کر آسانی اور عمدگی کے ساتھ نجات یا مکتی جو کسی دھرم اور مذہب کا اعلیٰ نتیجہ ہے۔ حاصل کرسکتا ہے۔ تو اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب سے اول ہم آریہ مذہب کے مایۂ ناز عقیدہ اور اصول اعظم ہون پر غور کرتے ہیں۔ کہ کیا آریہ ہون کا طریقہ جس کی ادائگی آریہ صاحبان پر ایسی ہی ضروری ہے۔ جسطرح مسلمانوں کے ہاں نماز کا ادا کرنا۔ یہ عقیدہ آریہ دوستوں کی نجات اور مکتی کے لئے کہاں تک مدد اور اعانت کرسکتا ہے؟

سوامی دیانند صاحب یجروید تیسرے ادھیائے کے پہلے منتر کی یہ تفسیر کرتے ہیں۔

"اے عام انسانوں جن ایندھن سے اچھی طرح روشنی ہوسکتی ہے۔ تم ان لکڑی گھی وغیرہ سے مادی لوگ کو روشن کرو۔ جیسے اتیتھی یا سنیاسی کی سیوا کرتے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ آگ کا سیون کرو۔ اور اس آگ میں خوشبو کستوری کیسر وغیرہ اور میٹھا گڑ۔ شکر وغیرہ طاقت دینے والا گھی دودھ وغیرہ بیماری کو دور کرنے والی سوم لتا یا گڑ چی وغیرہ اوشدھی ان چار قسم کی چیزوں سے اچھی طرح ہون کرو"۔

پھر یجروید ادھیائے ۲ منتر ۹ کی تفسیر میں سوامی صاحب یہ لکھتے ہیں۔ "ہون میں چھوڑنے کے لائق جو گھی وغیرہ اچھے اچھے پدارتھ ہیں۔ اور اچھی طرح پاک وصاف کئے ہوئے ہون کے قابل کستوری اور کیسر وغیرہ پدارتھ ہیں۔ ہون کی اگنی بھینٹ کرو"۔

پہلے ہون کی سامگری (سامان) پر ذرا غور کرو خیال فرماؤ۔ کہ آج کل گھی۔ عطر۔ چندن۔ کستوری۔ کیسر وغیرہ اشیاء کسقدر مہنگی ہیں۔ ایک غریب آریہ جس کی آمدن بصد مشکل غ۔ ۱۲ روپیہ ماہوار کی ہے۔ کنبہ دار ہے جسے قحط سالی اور کم آمدنی کی وجہ سے گھی ہنڈیا میں ڈالنے کے لئے بھی میسر نہیں آسکتا۔ خدارا غور کرو۔ کہ وہ ہون کی آگ میں جلانے کے لئے گھی کہاں سے لائیگا۔ اور پھر جس غریب شخص نے کبھی۔ عطر۔ چندن۔ کستوری اور کیسر کی شکل تک نہیں دیکھی۔ وہ ان گراں بہا چیزوں کو آگ میں پھونکنے کے لئے کہاں سے پیدا کرے گا۔ گھی۔ عطر۔ چندن۔ کستوری جیسی بیش بہا چیزوں کو روزانہ ہون کے واسطے آگ میں ڈالنے کے لئے کم از کم ہر ایک آریہ کو ۱۵ غ۔ ۲ روپیہ ماہوار کا متحمل ہونا پڑے گا وہ بھی اگر احتیاط سے خرچ کرے۔

پیارو! بتلاؤ۔ کہ وہ شخص جو بصد مشکل غ۔ ۱۲ روپیہ ماہوار کا ملازم ہے۔ وہ اپنی تنخواہ سے بال بچے کا پیٹ پالیگا۔ یا اُسے کستوری۔ کیسر کو آگ میں جلانے کے لئے خرچ کرے گا۔ خدارا غور کرو۔ پس۔ معلوم ہوا کہ آریہ مذہب غریبوں کے لئے نہیں ہے۔ حالانکہ مذہب کا یہ اصول اعلیٰ ہونا چاہئے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ یعنی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہ ہو۔

اسلام کے ہون یعنی نماز کے لئے کیا ضرورت ہے۔ وضو کے لئے ایک لوٹا پانی کی۔ اور اگر بیمار ہو۔ تو تیمم کر لو۔ یہ اصول جیسا کہ ایک شاہ کے لئے قابل عمل ہے۔ ویسا ہی ایک کنگال کے لئے بھی۔

بفرض محال چند دولتمندوں نے ہون وغیرہ کو باقاعدہ ادا کیا۔ اور کستوری۔ کیسر۔ عطر۔ چندن۔ گھی وغیرہ آگ میں جلایا۔ تو کیا ان چیزوں کے جلانے سے خدا ان پر خوش ہوکر انہیں نجات اور مکتی دیدے گا۔ جب ہم اس پر زیادہ غور و خوض سے کام لیتے ہیں۔ تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ نجات کیا۔ بلکہ آریہ سماج کے مسلمہ اصول کے مطابق نجات سے بُعد ہوگا۔ گناہوں کی معافی نہیں۔ پھر نجات اور مکتی کیسی۔ آپ حیران ہوں گے کہ یہ کیسے؟ ہون میں کونسی ایسی چیز ہے۔ جو ثواب کی بجائے پاپ کی طرف لے جاتی ہے۔ تو دوستو! اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہون میں کستوری کا ہونا ضروری ٹھہرایا گیا ہے۔ مگر آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ کستوری کہاں سے آتی ہے۔ جبتک ہرن کو نہ مارا جاوے کستوری حاصل نہیں ہوسکتی۔ گویا کستوری حاصل کرنے کے لئے لاانتہا ہرنوں کی جانیں لینی پڑیں گی۔ اور پھر کہیں جاکر ہون کی سامگری تیار ہوگی۔ ممکن ہے کوئی دوست یہ کہدے کہ جب ہرن اپنی موت مرگیا۔ اسوقت اس سے کستوری حاصل کرلی۔ تو اس میں کونسا پاپ ہوگیا۔ مگر دوستو! حقیقتاً یہ بات نہیں۔ جو شکاری لوگ ہرن سے کستوری حاصل کرتے ہیں۔ ذرا اُن سے دریافت کرو۔ کہ کستوری کسطرح حاصل ہوتی ہے۔ اول جب ہرن کو گولی وغیرہ چلائی جائے اور وہ تڑپ رہا ہو۔ تو ایسے نزع اور جان کندنی کی حالت میں کستوری لے لی جائے۔ تو فبہا۔ ورنہ وہ کستوری تمام جسم میں سرایت کرجائے گی۔ اور پھر اس کا حاصل کرنا قطعی مشکل ہوجاویگا۔ تو گویا کستوری حاصل کرنے کے لئے نہ صرف ہرن پر گولی چلانے کی ضرورت ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ جان کندنی کی حالت میں کستوری کو الگ کرنے کے لئے حد درجہ کی بے رحمی بھی ضروری ہے۔ اب وید کے دھرم تو ایک رتی کیا خشخاش بھر بھی گناہ نہیں بخشتا۔ فرمایئے ہون کے کرنے سے نجات ہوگی یا نجات سے دوری۔

پیارو! غور کرو۔ سوچو اور پھر سوچو۔ جو ابدو۔ کہ وہ نعمت غیر مترقبہ یعنی نجات جس کی ہوس اور کشش کے ذریعہ ہمارے آریہ دوست سناتنیوں۔ مسلمانوں عیسائیوں سکھوں وغیرہ کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔ خود ان کے مذہبی عقائد ہی مکتی کے خواہشمند کو مکتی میں پہنچاتے ہیں۔ یا اسے مکتی سے دُور لے جاتے ہیں۔ فتدبرو۔

پھر سوامی دیانند صاحب اردو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۰ سطر ۱۴ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آتالیق اور ماں باپ بچوں کو پہلی عمر میں علم اور خوبیوں کے حصول کے لئے ریاضت کش بنائیں۔ اور اس طور کی نصیحتیں کریں کہ بچے از خود اکھنڈ (لاتزلزل) برہمچریہ رکھ کر اور تیسرا اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ کرکے مکمل یعنی چار سو سال کی عمر حاصل کریں۔ کیونکہ جو شخص اس قسم کا برہمچریہ کرکے چار سو سال

KHILAFAT LIBRARY

کی عمر حاصل کرتے ہیں ۔ وہ ہر قسم کے امراض سے چھوٹ کر دھرم ارتھ کام موکش (نجات) کو حاصل کرتے ہیں"۔

اب اس جگہ ہم غور کرتے ہیں ۔ کیا ہمارے آریہ دوستوں میں کسی نے اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ رکھ کر چار سو سال تک عمر کو بڑھا کر نجات کو حاصل کیا۔ تو جب ہم آریہ سماج پر نظر ڈالتے ہیں ۔ تو ہمیں اس کا جواب کمال نفی میں ملتا ہے ۔ خود ہم سوامی دیانند صاحب کے اسوہ پر غور کرتے ہیں ۔ تو آپ برہمچاری کیا باوجود بال برہمچاری ہونے کے ۷۰ سال کی عمر میں سفید ریش ہو کر اس دنیا سے چل بسے ۔ حالانکہ چار سو سال کی عمر والے کو ۷۰ سال کی عمر میں ڈاڑھی بھی نہیں ہونی چاہئے تھی ۔ تو جب شرط ہی پوری نہ ہوئی ۔ تو ہم مشروط کی کیسے توقع رکھیں ۔ غور ۔ غور!! غور!!!

بفرض محال اگر کسی شخص نے بقول سوامی دیانند صاحب ۴۸ سال برہمچریہ رکھ کر چار صد سال کی عمر کو حاصل بھی کر لیا۔ اول تو یہ قطعی ناممکن ہے ۔ کیونکہ آریہ سماج کی ہسٹری میں ہمیں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی ۔ ہاں اگر شری سوامی دیانند جی مہاراج کی خاطر یہ مان بھی لیں ۔ کہ کسی شخص نے ۴۸ سال کا برہمچریہ رکھ کر چار صد سال کی عمر کو حاصل کر لیا ۔ تو کیا پھر نجات حاصل ہو جائے گی ۔ پیارو! نہیں ۔ کیونکہ سوامی دیانند جی مہاراج کے قائم کردہ اصولوں پر چلکر چار صد سال کی عمر کو حاصل کر کے نجات کیا حاصل کریگا ۔ بلکہ نجات سے بہت ہی دور چلا جائیگا ۔ آپ حیران ہوں گے ۔ کہ ہیں یہ کیوں اور کیسے ؟ ایک شخص جب بقول سوامی صاحب کے اعلیٰ درجہ کا برہمچریہ بھی رکھتا ہے اور چار صد سال کی عمر بھی حاصل کرتا ہے ۔ پھر وہ کیسے نجات اور مکتی کو نہیں پائیگا ۔ دوستو ۔ اس کے لئے ہمیں کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ سوامی دیانند صاحب اسی ستیارتھ پرکاش کے اردو صفحہ ۳۳۶ سطر ۱۲ میں تحریر فرماتے ہیں ۔

"نہایت درجہ کے تموگنی وہ نہ چلنے والی نباتات اور درخت وغیرہ کیڑے مکوڑے ۔ مچھلی ۔ سانپ ۔ کچھوے ۔ مویشی مرگ کا جنم پاتے ہیں ۔ (منو ۱۲ و ۴۲)

اب اس جگہ سوامی صاحب نے نباتات میں بھی روح کو تسلیم کیا ہے ۔ بغیر سبزی ۔ اناج ۔ مکان کے انسان کا گذارہ قطعی مشکل ہے ۔ بقول سوامی صاحب کے سبزی میں روح موجود ۔ اناج میں روح موجود ۔ درخت مکان بنانے کے لئے اس میں روح موجود اور روح یا جیو کی ہتیا سے بڑھ کر سوامی جی کے نزدیک اور کوئی پاپ نہیں ہے ۔ تو گویا انسان جسقدر زیادہ سبزی بھی عمر حاصل کرے گا ۔ اتنی زیادہ سبزی اتنا اناج اور اتنے ہی درخت وغیرہ استعمال میں لائیگا ۔ اور جسقدر ان اشیاء کا استعمال ہوگا ۔ اتنی ہی زیادہ جیو ہتیا ہوگی ۔ اور جتنی زیادہ جیو ہتیا ہوگی ۔ اتنا ہی زیادہ گناہ ہوگا ۔ تو فرمایئے چار صد سال کی عمر حاصل کرنے کے بعد بھی تو نجات کا ملنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ بلکہ نجات سے زیادہ دوری اور بعد واقع ہو جاتا ہے ۔ اگر بفرض محال کوئی ایسا مہاتما ہم مان لیں ۔ جو نہ مکان میں رہنے کا پابند ہو ۔ اور نہ سبزی کھائے ۔ اور نہ اناج وغیرہ کھانے کا پابند ہو ۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں ۔ کہ وہ ہوا میں سانس ضرور لے گا ۔ پانی پیئے گا ۔ اور سوامی صاحب کے عقیدہ کے مطابق ہوا اور پانی میں جیو موجود ہیں ۔ جیسا کہ آپ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۹ سطر ۲۰ میں فرماتے ہیں ؛

اس کے بعد دھرم راج یعنی پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق ہوا ۔ اناج ۔ پانی کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے"۔ جب ہوا اور پانی میں جیو موجود ہیں ۔ اور جبکہ جدید تحقیقات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے ۔ کہ ایک قطرہ پانی میں بکثرت کیڑے موجود ہیں ۔ تو اب بغیر سانس اور پانی کے تو انسانوں کا گذارہ قطعی مشکل ہے ۔ اور ان میں جیو موجود ہیں ۔ تو انسان جیو خوری یا جیو ہتیا سے تو سوامی صاحب کے اپنے پیش کردہ اصولوں کے مطابق کسی طرح بھی نہیں بچ سکتا ۔

اور ایشور جی مہاراج ایک رتی بھر بھی گناہ معاف نہیں کرتے کون کہہ سکتا ہے کہ پانی اور ہوا کے ذریعہ کسقدر جیو انسان کے اندر گئے ۔

KHILAFAT LIBRARY

اول تو ایسا مہاتما ملنا مشکل ہے ۔ ہاں اگر ہم اپنے آریہ دوستوں کی خاطر مان لیں ۔ کہ کوئی ایسا مہاتما دنیا میں میسر بھی ہو جائے جو نہ روٹی کھائے نہ پانی پیئے نہ سانس لے ۔ تو پھر کیا اسقدر مجاہدہ کے بعد بھی انسان کو مکتی ملیگی یا نہیں ۔ قیاس چاہتا ہے اسکا زبردست مجاہدہ اس امر کی سفارش کرتا ہے ۔ کہ وہ شخص جس نے جیو ہتیا کے خوف سے نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا نہ سانس لیا ۔ اسکو ضرور مکتی مل جانی چاہئے ۔ مگر سوامی صاحب اس شخص کیلئے بھی مکتی نہیں بتلاتے ۔ آپ حیران ہونگے ۔ کہ یہ کیوں ۔ اور کیسے ۔ سنئے ۔ سوامی صاحب ارودستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۰۶ سطر آخری میں لکھتے ہیں سوال ۔ موکش طبعی ہے یا عارضی ؟

جواب ۔ عارضی ۔ کیونکہ اگر طبعی ہوتی ۔ تو بندہ اور مکتی کبھی دور نہ ہوتے" پھر ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۵ پر سوامی صاحب لکھتے ہیں سوال ۔ مکتی وہی ہوتی ہے جس سے علیحدہ ہو کر پھر دنیا میں نہ آئے ۔

جواب ۔ یہ بات ٹھیک نہیں کیونکہ وید و منمیں اسکی تردید کیگئی ہے مکتی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے ۔

پیارو! بتلاؤ ۔ اگر مکتی دائمی نہیں ۔ تو پھر اس مکتی سے کیا فائدہ یہ مکتی کس کام کی جو آج جیو مکتی میں آرام اور سکھ میں ہیں ۔ کل وہ بلاوجہ اور بلاسبب مکتی خانہ سے نکالکر اس دنیا میں بھیجدیا جاتا ہے پیارو گرمی کے موسم میں اس شملہ کی سیر کا کیا فائدہ جو کچھ دنوں کے لئے تو شملہ کی رہائش کی اجازت ملتی ہے ۔ اور پھر جون اور جولائی کے دنوں میں ہی راجپوتانہ جانیکا حکم ہو جاتا ہے ۔ پیارو ایسے اہتمام بندوبست ہونے سے کیا فائدہ ۔ جو آج تو اہتمام بندوبست ہو کر تمام ملک پر حکمران ہے اور کل یا کچھ دنوں بعد بلاوجہ اور بلاسبب اُسے شجرہ کش بنا دیا جائے پیارو غور کرو یہ مکتی نہیں ہے جو ویدک دھرم یا سوامی دیانند صاحب ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ آپ حیران ہونگے کہ سوامی صاحب نے جیو کو دائمی مکتی سے کیوں محروم رکھا ۔ دوستو اس میں بھی ایک راز ہے جیسا کہ سوامی صاحب کے نزدیک ارواح محدود ہیں ۔ پہلے جسقدر خود بخود پیدا ہو گئیں ۔ اب ایشور ایک روح کم کر سکتا ہے نہ زیادہ ۔ جب ارواح کی تعداد کو محدود مانا گیا ۔ تو اس صورت میں دائمی مکتی ماننے سے یہ قباحت لازم آتی ہے ۔ کہ جو روح مکتی خانہ میں گئی ۔ وہ تو گویا ہمیشہ کے لئے ایشور کے ہاتھ گئی آج ایک گئی کل دوسری پرسوں تیسری علےٰ ہذا القیاس ایک دن ایسا آتا ۔ کہ ویدک ایشور کے ہاتھ میں اس دنیا کا سلسلہ چلانے کے لئے ایک روح بھی نہ رہتی ۔ ویدک ایشور باوجود سرو شکتیمان ہونیکے حیران ہو کر بیٹھ جاتا ۔ کیونکہ اور روح پیدا نہیں کر سکتا ۔ اب دنیا کا سلسلہ چلے تو کیسے ۔ اسلئے سوامی جی نے اس اعتراض سے بچنے کیلئے دائمی مکتی سے انکار کیا ۔ پیارو اول تو جس دھرم میں اصول مکتی ہی قطعی ناممکن ہے ۔ اور بفرض محال خوش قسمتی سے کسی کو مکتی مل بھی جائے تو وہ دائمی نہو ۔ تو بتلاؤ ایسے مذہب کے اختیار کرنے کا کیا فائدہ جس میں اصل تو

نوٹ نکات اور رائیں

آخر سماچار کے ایڈیٹر کو اعتراف کرنا پڑا

ہم نے گذشتہ سے پیوستہ پرچہ میں یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت باوا صاحب جنم ساکھی کلاں صفحہ ۱۷۹ سطر ۱۱ میں فرماتے ہیں ؎

پھر گیا درگاہ وچ اگے رکھ نشان
ہور درگاہ ڈھوئی نالہن جورانے شیطان

یعنی بارگاہ ایزدی میں وہی مقبول ہیں۔ جو اس کے نشانوں کی قدر کرتے ہیں۔ وہ جنہوں نے اس کے نشانوں کو پس پشت ڈالا۔ سمجھو کہ وہ اس کی بارگاہ سے دور پھینکے گئے۔ اور وہ شیطان کے ٹانڈے ہوئے ہیں اس کے متعلق خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ بے شک اس میں حضرت باوا صاحب نے شیطان کا لفظ استعمال کیا ہے (شکر آپ نے کچھ تو مانا) مگر اس شیطان سے وہ شیطان مراد نہیں ہے۔ جو مسلمان لیتے ہیں ؎

باوا صاحب کا فتوےٰ کس کے حق میں ہے

اس کے لئے ایک آسان راہ ہے اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ باوا صاحب کا فیصلہ کس کے حق میں ہے، اگر حضرت باوا صاحب کے اقوال اسلام کی تائید میں ہیں۔ تو سمجھو کہ اس جگہ باوا صاحب کی مراد اسی شیطان سے ہے جسے مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ اول تو ہندوؤں کے ہاں شیطان کا لفظ ہی نہیں ہے اس لئے معلوم ہوا۔ کہ شیطان کا لفظ ہندو لٹریچر میں نہیں ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت باوا صاحب اپنے اقوال میں اسلام کے متعلق کیا فرماتے ہیں ؎ جنم ساکھی کلاں ؎ ۲۲۰

پاک پڑھیو کلمہ اہدا محمدؐ نال ملائے
ہویا معشوق خدائیدا ہو یا تل الٰہی

باوا صاحب فرماتے ہیں۔ کہ خدا کا پاک کلمہ پڑھو۔ وہ کلمہ جس کے ساتھ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی امی و ابی) مراد ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اب ایڈیٹر صاحب سماچار خدا را غور فرماویں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ کہنے والا مسلمان ہوگا۔ یا ہندو۔ پھر آگے چلکر باوا صاحب جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں ؎

تیہے حرف قرآندے تیہے سپارے کہیں
تس وچہ پند نصیحتاں سن سن کر و یقین

یعنی قرآن شریف کے تیس حروف اور پھر اس کے یعنی قرآن شریف کے تیس ہی پارے ہیں۔ اور اس میں لا انتہا گیان نصیحت معرفت اور روحانیت کی باتیں ہیں۔ اے سننے والو۔ سنو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اب خالصہ سماچار کے ایڈیٹر صاحب ہی انصاف سے جواب دیں۔ کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا ہو۔ قرآن شریف پر ایمان لانے والا ہو۔ ہم اسے ہندو کہیں یا مسلمان۔ کلمہ شریف کہنے والا قرآن شریف پر ایمان لانے والا نمازیں پڑھنے والا شخص اگر شیطان سے بچنے کی ہدایت کرے۔ تو اس شیطان سے کونسا شیطان مراد ہوگا۔

وہ اسلامی مدرسے جس جگہ قرآن شریف نہیں پڑھایا جاتا

ایک طرف یہ شکایت ہے اور سختی سے ہے کہ مسلمان دینی علوم سے گمراہ اور جاہل ہیں۔ اور اس وقت پستی سے اٹھنے کے لئے ایک ہی راہ ہے۔ مسلمان دینی تعلیم سے بہرہ ور ہوں۔ مگر دوسری طرف جب ہم ایسے مدارس دیکھتے ہیں۔ جن کے سائن بورڈ پر بڑے موٹے حروف سے یہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ اسلامی مدرسہ مگر لطف یہ کہ وہاں قرآن کریم نہیں پڑھایا جاتا۔

اخبار شریف بی بی لاہور نے جو عورتوں کی بہت بڑی خدمت ادا کر رہا ہے۔ آگرہ کے تین اسلامی زنانہ مدارس کا ذکر کیا ہے۔ جن میں ایک چڑیا رٹولہ میں۔ جہاں ۹۰ لڑکیاں ہیں۔ ایک کوچہ حکیماں میں ہے جس میں ۳۹ لڑکیاں ہیں ایک گھٹیا اعظم خان میں ہے۔ جہاں پندرہ لڑکیاں ہیں۔ اور نہایت افسوس کی یہ بات ہے۔ کہ ان تینوں مدارس میں ایک میں بھی قرآن شریف نہیں پڑھایا جاتا کیا مسلمان آگرہ کے مذہبی احساسات بالکل مردہ ہو گئے ہیں کیا وہ لڑکیاں جو ان برائے نام اسلامی مدارس میں پڑھ رہی ہیں۔ اور جن پر یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ کل سعادتمند لائق سلیقہ شعار۔ عقلمند بی بیاں اور مہربان تجربہ کار مائیں بنیں گی کیا بغیر مذہبی و دینی واقفیت و تعلیم کے قوم کے لئے مفید ہو سکتی ہیں ؎

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کیا فوقیت ہے؟

ہمارے ہائی سکول میں طلباء کو علاوہ رواجی تعلیم کے دینی تعلیم سے متمتع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ ایک لائق و فائق علامہ طلباء کو قرآن شریف پڑھاتا ہے نمازوں کی سخت پابندی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سونے پر سہاگے کا کام کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیان کے سکول کے طلباء جہاں بھی گئے اپنا نیک نمونہ ساتھ لیکر گئے۔ اوروں کے لئے نیک نمونہ ثابت ہوئے۔ یہ سب قرآن شریف کی باقاعدہ تعلیم اور بزرگان ملت کے عمدہ نمونہ کا اثر ہے ؎

ایک آریہ ایڈیٹر کے خیال میں تبدیلی

پنڈت راج نرائن ایڈیٹر ارجن جنہیں بحث مباحثہ کے لئے ایک دہت ہے۔ اور جو آئے دن آریہ سماج کی طرف سے مسلمانوں اور سناتنیوں سے چھیڑ چھاڑ جاری رکھتے تھے۔ اب اپنے تازہ پرچہ میں اعلان کرتے ہیں۔ کہ

"آریہ سماجی جس مذہب کو "ویدک دھرم" بتلا کر دنیا کے پیش کرتے ہیں۔ وہ ویدک دھرم نہیں۔ بلکہ "دیانند ازم" یعنی سنیاسی دیانند جی کا خود ساختہ مذہب ہے۔ ویدوں میں ہرگز ہرگز پرماتما۔ جیو آتما اور پرکرتی کو تین مختلف چیزیں نہیں مانا گیا۔ بلکہ ویدوں میں وہی تعلیم عام طور پر پائی جاتی ہے جسے ویدانت کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے پنڈت راج نرائن صاحب ارمان دہلوی کسی بھی آریہ سماجی سے مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

پنڈت راج نرائن صاحب کی اخلاقی دلیری قابل قدر ہے امید ہے۔ کہ آپ آریہ دوستوں کی گردنوں سے **شخصیت** کا جوا اتارنے کے لئے ہر طرح کوشاں ہونگے ؎

آریہ دوستوں کی یہ روش قابل قدر ہے

یوپی میں ایک آریہ سماجی مہاتما ویدوں کے منتروں میں کم و بیشی تسلیم کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ مکتی کو دائمی مکتی مانتے ہیں۔ اور سنا ہے کہ اس کے لئے بھی انہوں نے آریہ دوستوں کو چیلنج دے رکھا ہے۔ دوسری طرف پنڈت راج نرائن صاحب نے بھی بڑے زور سے آریہ دوستوں کو چیلنج دیا ہے۔ مگر اسوقت تک نہ کسی آریہ دوست کو یو۔پی کے سوامی صاحب کے سامنے اور نہ پنڈت راج نرائن کے مقابل میں نکلنے کی جرأت ہوئی ہے۔ اب اس سے کیا نتیجہ نکالا جاوے۔

اخبار "نور" کو دس روپیہ کا عطیہ

مولوی محمد رمضان صاحب ہیڈ ماسٹر ہری پور عنہ روپیہ بھیجتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اس روپیہ سے پانچ سکھوں کے نام اخبار ایک سال کے لئے جاری کیا جاوے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء پانچ سکھوں کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ جناب مولوی صاحب کی یہ تحریک نہایت مبارک اور حوصلہ افزاء ہے۔ اس سے پہلے جناب میرزا محمد احسن صاحب سکھوں میں اجراء نور کے لئے عنہ روپیہ عطا فرما چکے ہیں۔ اگر دیگر احباب اکرام بھی اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تو خاکسار نور نے جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اُسے بفضل ایزدی بہت جلد سرانجام پہنچا سکتا ہے چنانچہ زیادہ سکھوں میں نور کی اشاعت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُسی قدر زیادہ سکھ بھائیوں پر بابا نانک کا عقیدہ مسلک آشکارہ ہوگا ہمت کی ضرورت ہے۔ اگر دوست ہمت فرمادیں۔ اور اپنی گرہ سے روپیہ عطا فرما کر سکھوں کے نام پرچے مفت جاری کرادیں تو اور رسالوں کا کام مہینوں میں کر سکتا ہے۔ صرف چند سعید ارواح کی توجہ کی ضرورت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ایک متعصب آریہ کی قلم سے

"چندر" لکھتا ہے۔ حضرت محمد (فداہ روحی) نورا اسلام کے بانی تھے۔ اور آپنے فی الحقیقت اُس زمانہ کے تاریک عرب میں ایک لمپ روشن کر کے رکھ دیا۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ حضرت محمد نے وحدت کی تعلیم دی۔ ہم مانتے ہیں۔ کہ آپنے اخوت کی ایک حیرت انگیز نہر چلادی۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ آپنے اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے سخت تکالیف و مصائب کا سامنا کیا"۔

KHILAFAT LIBRARY

حق حق ہے۔ کہ خواہ انسان کتنا ہی چھپائے۔ چھپ نہیں سکتا۔ ہمارے آریہ دوست جنہیں کسی مہاپرش میں بہت ہی کم خوبیاں نظر آیا کرتی ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان شخصیت اور حضور پرنور کے گراں بہا کارناموں کو دیکھ کر ان کی زبان بھی آنحضرت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ حق کی یہی تعریف ہے۔ کہ وہ ہزار چھپائے نہیں چھپ سکتا ؛

سکھ دوست آریہ ایڈیٹر کے ان الفاظ کو غور سے پڑھیں

بعض سادہ دل سکھ بھائی اس امر کو بڑے فخر سے پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ

بابا نانک نے مکہ پھرا دیوار دوڑائی وغیرہ۔ آج سے دو ڈھائی سو سال پہلے یہ باتیں خواہ کیسی ہی عمدہ دلربا اور دلکش کیوں نہ معلوم ہوتی ہوں۔ مگر آج کل روشنی کے زمانہ میں کوئی بھی ہوش شخص ان باتوں کے سننے کے بعد تبسم آمیز چہرہ بنانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کہیگا۔ اخبار چندر نے یہ خوب لکھا ہے

"خالصہ پنتھ نے بھی بابا نانک دیو اور گورو گوبند سنگھ کو اونچا اٹھانے کی کوشش کی۔ اور دل کھول کر باتیں بنائیں۔ کسی جگہ مردہ چوہا کڑاہ پرشاد بنتا ہے۔ تو کسی جگہ سینکڑوں من غلہ دیدینے کے باوجود بھی برکت کی برکت سے غلے میں کمی نہیں آتی۔ کسی جگہ دیوار دوڑنے لگتی ہے تو کسی جگہ مکے کی عمارت چکر کھانے شروع کر دیتی ہے۔ کوئی پوچھے۔ ان باتوں کو بیسویں صدی میں کون مان سکیگا"۔ لائل گزٹ کا ہمدرد ایڈیٹر بھائی امر سنگھ جو جھٹکا خوری کی حمایت میں کالم کے کالم سیاہ کر ڈالتا ہے۔ کیا اپنے بھائیوں کو ان سادہ لوح باتوں سے نکالنے کے لئے اپنی قلم کو جنبش دیگا۔ مگر جس بے چارے کو سوائے جھٹکے کے مضمون کے اور کچھ لکھنا ہی نہ آتا ہو۔ وہ بھلا اپنی قوم کو ان توہمات سے نکالنے کے لئے کس حوصلہ پر حرکت میں لا سکتا ہے ؛

نجیب آباد کی آریہ سماج نے بارہ مسلمانوں کو آریہ بنایا

افسوس! کہ مسلمانوں کی غفلت شعاری اور لاپرواہی اس درجہ تک پہنچ گئی ہے۔ کہ یہ گویا اب بالکل بے حس ہو چکے ہیں۔ مسافر آگرہ لکھتا ہے۔ کہ نجیب آباد کی آریہ سماج نے اپنے جلسہ میں ۱۲ مسلمانوں کو آریہ بنایا۔ باوجودیکہ اکبر شاہ خانصاحب سابق اڈیٹر پیغام صلح جو اشاعت اسلام کے مطلب کے لئے اس علاقہ میں چکر لگا رہے تھے اور جلسہ کے موقعہ پر نجیب آباد میں جہاں انکا اپنا گھر ہے۔ موجود تھے۔ اور باوجودیکہ ہمارے دوست کو آریہ سماج نے بولنے کے لئے موقع بھی دیا۔ مگر افسوس! کہ انہوں نے وقت غنیمت سے فائدہ نہ اٹھایا۔ البتہ زمین و آسمان کے قلابے ملا کر پیغام صلح کے سوا چار کا لمز سیاہ کئے گئے ہیں۔ آریہ لوگوں کے حصہ میں تو کام کرنا آیا ہے اور ہمارے حصہ میں صرف باتیں بنانا ہی آیا ہے۔ اور ہر دو فریقین اپنے اپنے کام کو خوب نبھا رہے ہیں۔ افسوس! افسوس!! پھر افسوس!!!

اس بدزبانی کی بھی کوئی حد ہے؟

۱۳ جون کے پیغام صلح میں کسی نامہ نگار کا ایک مضمون چھپا ہے۔ دریدہ دہن نامہ نگار مسلمانین کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔ کہ "ان سفہاء اور حمقاء کے گروہ کو دیکھو۔ جیسا پیر ویسے مرید"۔

توبہ! اس بدزبانی اور گندہ دہنی کی بھی کوئی حد ہے کیا ایسے اخلاق علوی سے ہم لوگوں کے دلوں پر قابو پائیں گے میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کارپردازان پیغام صلح نے ایسے گندے اور بیہودہ مضمون کو کیوں جگہ دی۔ اگر بحث ہی کرنی مطلوب ہے۔ تو دلائل دو۔ معقولیت سے بات کرو۔ ایک جماعت و اس کے امام کی شان میں ایسے گندے اور نفرت آمیز الفاظ استعمال کرنے سے کیا فائدہ؟ کیا آج کل ہمارے بعض دوستوں کا معیار اخلاق یہی رہ گیا ہے؟ افسوس! افسوس! ایسی گندہ دہنی قابل نفرت ہے۔ مضائقہ نہیں خواہ زید سے ہو یا بکر سے ؛

"مسافر" آگرہ کا لغو اعتراض

اپنے صیغہ میں نیک نام۔ فرض شناس مولوی اختر علی صاحب

اذکہ پولیس چھیہ ن و رض شناسی۔ نیک نامی امانتداری دیانتہ یتی اپنے محکمہ کے لئے نمونہ ہے۔ آپنے مشہور و معروف بدزبان منہ پھٹ ستیہ دیو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہمیشہ گندہ دہنی اور قرآن کریم پر زبان درازی کرتا رہتا ہے۔ اور جس نے چھپہ میں اسی موضوع پر ایک دو لیکچر دیے۔ جس سے مسلمانان چھپہ کے قلوب پاش پاش ہو گئے کے ناروا طرز عمل کے متعلق اپنے ایک دوست سے ذکر کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ یہ سنکر مسافر آگرہ کا پارہ حرارت حد اعتدال سے تجاوز کر گیا۔ اور آپنے مولوی اختر علی صاحب ایسے نیک نام اور دیانتدار افسر پولیس کے برخلاف گالیاں دینے میں اپنے ۸ جولائی کے پانچ کالمز کا لیڈر وقف کیا ہے۔ حالانکہ ستیہ دیو کی خصلت سے مسافر آگرہ خوب واقف ہے۔ کیونکہ مسافر آگرہ کو ستیہ دیو کے ساتھ ایک سال گذارنا بہت مشکل ہو گیا تھا حالانکہ ہر دو ایک ہی خو بو کے تھے۔ اگر مسافر آگرہ کو ستیہ دیو کا ایسا ہی درد ہے۔ تو اُسے پھر اپنے پاس بلالے۔ جو لوگ کسی کی حد سے بڑھی ہوئی سختی کو دیکھ کر بجائے اس کے کہ اس کی اصلاح کے درپے ہوں۔ الٹا اس کی سختی کی شکایت کرنے والوں کے گرد ہو جاویں۔ تو دریں حال ہم اصلاح کی کیسی توقع کر سکتے ہیں ؂

KHILAFAT LIBRARY

گورو گرنتھ صاحب قرآن شریف کا ترجمہ ہے ایک سکھ اخبار کے قلم سے

لائل گزٹ کا ایڈیٹر گرنتھ صاحب کا یہ شبد دیکھ

بانی گورو۔ گورو ہے بانی وچ امرت سارے
گورو بانی کہے سیوک جن مانے پرمکھ گوروتارے

لکھتا ہے۔ کہ

"قرآن بخیال مسلمانوں کے حضرت محمد صاحب پر نازل ہوا تو کسی دِہ دھاری کے ذریعہ نازل نہیں ہوا۔ بلکہ شبد کے ذریعہ قرآن کا نزول مانا جاتا ہے۔ جب شبد کا خزانہ (یعنی کتابیں) معمور ہو گئیں تو پھر رسولوں پیغمبروں۔ ملہموں یا دِہ دھاری گوروؤں کی ضرورت از سر نو کسی دوسرے مذہب کے لانے کی نہیں رہتی۔

وکل شیٍ احصینا فی امام مبین

(ترجمہ) اور ہم نے ہر چیز کو امام مبین (یعنی قرآن) میں درج کر دیا ہے۔

گویا قرآن میں بھی قرآن کو امام مبین یعنی ظاہر کرنے والا پرمکھ گورو بتلایا گیا ہے۔ ادھر گورو گرنتھ صاحب میں بھی گورو بانی کو پرمکھ گورو مانا گیا ہے"۔

کیوں نہ ہو۔ سچ سچ ہے۔ لاکھ چھپاؤ۔ آخر منہ سے نکل ہی جاتا ہے۔ خاکسار ایڈیٹر نور نے کئی دفعہ شلوک کے شلوک گرنتھ کے دکھلائے ہیں۔ جو قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ ہیں۔ بیں جو قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ کر رہا ہوں۔ اس میں بھی اس امر کو مقدم رکھا گیا ہے۔ اور ہر ایک قرآن شریف کی آیت کے متعلق بادا نانک کا شلوک پیش کیا گیا ہے۔ جب یہ ترجمہ شائع ہوگا۔ تو انشاء اللہ ایک دنیا دیکھیگی۔ کہ حضرت بادا نانک کے اقوال ہو بہو قرآن شریف کی آیات بینات کا ترجمہ ہیں جیسا کہ لائل گزٹ کے ایڈیٹر نے گرنتھ کا ایک شلوک اور قرآن کریم کی آیت پیش کر کے اس امر کی شہادت دی ہے مگر افسوس ہے تو یہ ہے کہ جب ایڈیٹر نور اس امر کو پیش کرے۔ تو لائل گزٹ کا ایڈیٹر اُسے عورتوں کی طرح طعن دینے شروع کر دیتا ہے۔ کہ محمد یوسف ایسا۔ ویسا۔ اور لطف کی بات یہ کہ اب خدا نے خود اس کی زبان اور قلم سے ایڈیٹر نور کے بیان کی تصدیق کروا دی ؂

یہ تبدیلی مبارک ہے

اب وہ وقت دور نہیں ہے۔ کہ جب بھائی امر سنگھ صاحب حضرت بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی ان شلوکوں کی۔

خصم کی نذریں دلیں پسندی جنہیں اک کر دھایا
تیئے کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائے
جمع کر نام دی پنج نماز گذار
باجھوں نام خدائیدے ہوسیں بہت خوار
تیئے حرف قرآندے تیئے سپارے کیں
تسوچہ پند فصیحتاں سن سن کر دیقین

دل و جان سے قدر کرتے ہوئے ایڈیٹر نور سے بغلگیر ہوں گے۔ پیارے بھائی! اگر آپ کو کیا عداوت ہے یا ہوگی تو ایڈیٹر نور سے۔ حضرت اقدس بادا نانک کے اقوال سے تو کوئی ہٹ نہ ہونی چاہئے۔ محمد یوسف کو بیشک آپ پیٹ بھر کر کوس لیں۔ مگر حضرت اقدس بادا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کی قدر کرتے ہوئے انہیں اپنا طرز عمل بنائیں۔ خدا ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

ایک سکھ سردار کا خط

مکرمی جناب شیخ صاحب تسلیمات
آپ کا نوازشنامہ ملا۔ کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی۔ میں ضرور مقررہ جگہ پر وقت مقررہ پر حاضر خدمت ہوتا۔ مگر جو وقت آپ کے درشنوں کا تھا۔ وہ وقت میری ڈیوٹی کا تھا۔ اس لئے میں حاضر خدمت ہونے سے قاصر رہا۔ امید ہے آپ معاف فرماویں گے۔ آپ نے بڑی تکلیف اٹھائی۔ جو آفس میں میرے ملنے کے لئے تشریف لائے میں آپ کا نہایت مشکور ہوں۔ میں نے یہ خیال کیا۔ کہ آپ دس بجے کے بعد قادیان تشریف لے گئے ہوں گے۔ آپ کی دو کتابیں مجھے مل گئی ہیں۔ میں ان کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ پڑھنے کے بعد نتیجہ سے اطلاع دوں گا۔ خواہ مجھے انجام میں آپ کے مذہب سے اتفاق ہو یا نہ ہو۔ مگر میں آپ کے اخلاق کی ضرور ہی تعریف کرتا ہوں۔ اور یہ ساری برکت میرزا غلام احمد صاحب جی کی ہے۔ جنہوں نے اخلاق پر نہایت زور دیا ہے۔ ورنہ مسلمانوں کے دوسرے فرقے بھی دیکھے ہیں۔ مثلاً نیچری۔ وہابی سنی۔ شیعہ وغیرہ۔ جن میں اخلاق کی بُو تک نہیں اور جب حقیقت حال پر غور کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کو اخلاق کی تعلیم دی ہی نہیں گئی۔ درحقیقت اخلاق مذہب کا جزو اعظم ہے۔ مجھے اس بات کے معلوم کرنے سے بھی کمال خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ آپ گورو نانک دیو جی کو نہایت ادب اور عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ زمانہ کے لحاظ سے کچھ مدت کے بعد دنیا میں پیغمبر بھیجے جاتے ہیں۔ جہاں تک میں نے سوچ بچار کی ہے۔ سکھ دھرم کا رکن توحید ہے۔ گورو نانک دیو کو جو مسلمان لوگ مسلمان کہتے ہیں۔ وہ بھی اسی بنیاد پر کہتے ہیں۔ دین اسلام کا اصل اصول ہے لا الہ الا اللہ۔ جس کے معنی ہیں۔ سوائے پرمیشور کے دنیا میں کوئی چیز پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ دنیا کے تمام پیغمبر رشی

اوتار اور گورو یہی تعلیم دینے آئے ہیں۔ اور دیتے جاویں گے گویا یہ ہی بنیادی اصول ہے۔ جس کی مضبوطی کے لئے رشیوں اور گوروؤں کے بھیجنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ سرزمین عرب سے توحید اٹھ گئی تھی۔ بت پرستی کے جنم کدے آباد تھے۔ لوگ مالک حقیقی کے حکم کو بھول گئے تھے۔ فسق و فجور کا زور تھا۔ خدا نے اپنے قانون کے مطابق ساتویں صدی عیسوی میں عرب میں شری گورو محمد جی کو اوتار کرکے بھیجا۔ یہ برہمنوں کے گھر میں پیدا ہوئے۔ اور اس پنڈت کے پوتے تھے۔ جس کے آگے ساری سرزمین عرب کے باشندوں کے سر ادب کے لئے جھکتے تھے۔ جس مذہب کی تکمیل شری گورو محمد جی مہاراج نے کی۔ اُسی ترانے کو سات سو سال کے بعد شری گورو نانک جی نے ایک توحید کی ستار لیکر ذوق مستی میں آکر عشق کے جوش میں گایا۔

پھر آخر میں میں آپ کی کتابیں بھیجنے کی تکلیف گوارا فرمانے کا نہایت مشکور ہوں۔ ست گورو وہ دن جلد دکھاویں۔ کہ آپ کے درشن نصیب ہوں۔ میرے پرم متر اور یہاں پرش سردار ایشر سنگھ صاحب آپکے درشنوں کے ابھلاشی ہیں۔ میرے سب سکھ دوستوں میں وہ نہایت قابل عزت اور قابل پرستش آدمی ہیں۔ جب میں آپ کی ملاقات کے واسطے آیا تو میں انہیں بھی ہمراہ لاؤں گا۔ سردار صاحب مذکور کی طرف سے ست سری اکال۔ بخدمت جناب خلیفۃ المسیح موعود حضرت میرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب دست بستہ تسلیمات۔ کاردبار لائقہ سے سرفراز فرماتے رہا کریں۔ زیادہ حد آداب

علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال کی فیاضی

علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال کا وجود گرامی نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلامی کے لئے موجب صد ہزار افتخار ہے۔ حضور عالیہ کی ذاتی قابلیت و لیاقت۔ قوت تدبر و نظم ریاست۔ سیاست دانی و کارفرمائی جوش ملی و اسلام خواہی۔ علم پروری وجود و سخا اعمال خیریہ و افعال حسنہ ایسے اوصاف جلیلہ و عظیمہ ہیں۔ جن میں سے ہر ایک وصف بجائے خود کسی انسان کے شرف و امتیاز کے لئے بہترین وسیلہ ہو سکتا ہے۔ کوئی قومی کام ایسا نہیں۔ جو آپ کی فیاضی و کرم گستری کا ہمیں منت نہ ہو۔ اور وہ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی جوش ملی و علم پروری کی بدولت قائم ہے۔ اور سیرت کی تکمیل و اشاعت سے آپ کا نام نامی جدیدہ عالم پر ابدالاباد کے لئے زندہ و روشن رہے گا۔ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے دفتر کے لئے ایک نہایت شاندار عمارت بنام سلطان جہان منزل علی گڈھ کالج میں تعمیر ہو رہی ہے۔ جس کا سنگ بنیاد علیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے گذشتہ سال رکھا تھا۔ اور جس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ کا گران قدر عطیہ بھی مرحمت فرمایا تھا۔ اب کافہ انام اہل اسلام اور جمیع محبان تعلیم اس خبر کو سن کر نہایت مسرور اور مبتہج ہوں گے۔ کہ علیا حضرت ممدوحہ نے ۱۰ ہزار روپیہ کا مزید عطیہ اس عمارت کی تکمیل کے لئے عطا فرمایا ہے۔ الذین ینفقون اموالھم باللیل و النھار سراً و علانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون (پ ۳۔ س البقرہ ع ۳۵) جو لوگ رات اور دن چھپے اور ظاہر اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ تو ان کے کئے کا ثواب ان کے پروردگار کے ہاں ان کو ملے گا۔ اور قیامت میں ان پر نہ تو کسی قسم کا خوف طاری ہوگا۔ اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہوں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

مسٹر جانس کی گرفتاری

میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ کے سکرٹری مسٹر جانس پر قریباً دو ہزار روپیہ کے غبن کا مقدمہ دائر ہے۔ جب کمیٹی کے حساب میں مغالطہ و تفاوت کا انکشاف ہوا۔ اور حساب کی جانچ پڑتال شروع ہوئی۔ تو وہ بلا اجازت غائب ہو گئے۔ بالآخر پولیس کے ذریعہ سے لاہور سے پکڑے آئے۔ تفتیش ہو رہی ہے۔ اور اور بھی کئی رقوم کا فرق معلوم ہوا ہے۔ ان کو ماخوذ کرکے جیل میں بھیجا گیا ہے اور پولیس نے مقدمہ مرتب کرنے کے لئے چند روز کا ریمانڈ حاصل کیا ہے۔ جو لوگ بصارت کے ساتھ بصیرت بھی رکھتے ہیں۔ ان کے واسطے اس قسم کے واقعات میں عبرت و نصیحت ہے کہ قانون ہر فرد بشر کو ارتکاب جرائم پر بلا تخطی مذہب و ملت و رنگ ماخوذ کرنے سے باک نہیں رکھتا۔ من یعمل سوءً یجز بہ (پ ۵۔ س النساء ع ۵) جو شخص برا کام کریگا۔ اس کی سزا پائیگا ؛

ہندوؤں کی برمحل خیرات

مارواڑی ودیالہ بمبئی کا ایک ڈیپوٹیشن دو مارواڑی سیٹھوں کے پاس گیا۔ اور ودیالہ کے بقا و قیام کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت کا اظہار کیا۔ ان میں سے ایک سیٹھ رام نرائن جی نے اکسٹھ ہزار روپیہ اور دوسرے ڈنگری داس جی نے اکاون ہزار روپیہ کا ودیالہ کو دان دیا۔ ڈیپوٹیشن ہر دو فیاض شخصوں کے گران قدر عطیات سے مالا مال ہو کر دیگر ارباب کرم کے آگے ودیالہ کے مقاصد و اغراض کے لئے دست سوال دراز کرنے سے مستغنی ہو گیا۔ اخوان ملت کے لئے برادران وطن کی نیک مثالیں قابل تقلید و تتبع کے ہیں بلاشبہ وہ خیرات و صدقات جس کا استعمال برمحل اور جس کا اثر دیرپا ہو۔ خدا کے نزدیک اجر و ثواب کے اعتبار سے بہتر ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثواباً و خیر مرداً۔ (پ ۱۶۔ س مریم ع ۵) اور اعمال نیک جن کا اثر دیر تک باقی رہے۔ ثواب کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔ اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں۔ نہایت افسوس و اندوہ ہے۔ کہ بعض اضلاع کے اسلامی مدارس قلت سرمایہ کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔ اور بعض مقامات کے ردی حالت میں ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بدمزاجی شوہر کا علاج

سرجو بائی ایک پانزدہ سالہ لڑکی کو اس کا شوہر بہت تنگ کرتا تھا اس نے اس امر کی اپنے باپ سے شکایت کی۔ باپ نے بیٹی کو ایک پوڑیہ دی۔ اور کہا۔ کہ یہ دوا کھانے میں ملا کر دینا۔ پھر کبھی نہ ستائے گا۔ چنانچہ لڑکی نے وہ پوڑیہ کھانے میں ملا کر شوہر کو دی۔ وہ دوا ایسی کارگر ثابت ہوئی۔ کہ اس کے استعمال سے معاً بدمزاجی و بدمزاج شوہر دونوں کا خاتمہ ہوا۔ بالآخر لڑکی پر مقدمہ چلایا گیا۔

اور اس کو دو سال قید کی سزا ملی۔ اس کا مرافعہ ہائی کورٹ بمبئی میں کیا گیا۔ جو نامنظور ہوا۔ غور کرو۔ جن مذاہب نے زوجین کے شقاق کا علاج خلع و طلاق کے ذریعہ سے جائز و روا نہیں رکھا۔ ان کے متبعین کو خودکشی یا زہر کی پوڑیوں سے تلخیٔ حیات کا انسداد کرنا پڑتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار ؛

KHILAFAT LIBRARY

زہریلی گیسوں کی تحقیقات

برطانی محکمہ حربیہ سے یہ خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ انگلستان کے مشہور و معروف ڈاکٹر مغربی میدان جنگ میں اس مقصد کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ کہ ان گیسوں کا پتہ چلائیں جن کو جرمن حملہ کرنے کے وقت چھوڑتے ہیں۔ ڈاکٹر ہلڈین کا بیان ہے۔ کہ میں فرانسیسی اور برطانی خندقوں میں گیا۔ یہاں پہنچا ہی تھا۔ کہ افق پر ایک سفید دھواں نمودار ہوا۔ اور بتدریج فضائے آسمانی میں پھیلتا گیا۔ جوں جوں وہ بلند ہوتا گیا۔ اس کی رنگت تبدیل ہوتی گئی۔ بالآخر وہ بالکل زرد ہوگیا۔ اور تھوڑی دیر ہماری خندقوں تک آپہنچا۔ سپاہی اس دھوئیں کے سونگھنے سے بالکل بیہوش ہوگئے۔ ان کو اٹھا کر ہسپتال پہنچایا گیا ڈاکٹر ہلڈین نے برطانی اور فرانسیسی لاشوں کا معائنہ کیا۔ عمل جراحی کے بعد ثابت ہوا۔ کہ ان گیسوں میں علاوہ اور گیسوں کے کلوراڈین اور برومائڈ گیس کے بہت سے اجزاء ہوتے ہیں۔ جو انسان کے جسم میں پھیپھڑوں اور دل کی حرکت کو بند کردیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمن اپنے شل کے گولوں میں بھی ان گیسوں کی بہت سی مقدار بھر دیتے ہیں۔ گولہ جب گر کر پھٹتا ہے۔ تو اس میں سے متذکرہ بالا گیسوں کے بہت سے اجزاء فضائے آسمانی میں منتشر ہو جاتے ہیں۔ اور آدمیوں کو ہلاک کردیتے ہیں۔

بھلا خیال کرو۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر سفاکی اور خونخواری اور کیا ہو سکتی ہے۔ جو جرمنی سے ظاہر ہو رہی ہے اس جنگ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ دنیا میں جرمن سے بڑھ کر اور کوئی سفاک نہیں ہے ؛

فیصدی ایک بھی آریہ سماج جھگڑوں سے خالی نہیں ہے

مسافر آگرہ جلد ۱۱ نمبر ۱۲ کے لیڈر میں "اسی گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے" کا عنوان دیکر یہ لکھتا ہے۔ کہ

"یہ امر مسلمہ ہے۔ اور اب آریہ سماج کا بچہ بچہ اس سچائی کی حقیقت سے آگاہ ہو گیا ہے۔ کہ آریہ سماج کو آجتک جو نقصان بھی پہنچا ہے۔ وہ کبھی کسی بیرونی مخالفت یا طاقت سے نہیں پہنچا۔ بلکہ اس کی اپنی خانہ جنگیاں ہی ہمیشہ اس کی تکلیف و کمزوری کا موجب ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اور آئندہ بھی جو نقصان اسے پہنچے گا۔ وہ آریوں کی اپنی ہی خانہ جنگیوں کی بدولت پہنچے گا۔

امر واقعہ یہ ہے۔ کہ جہانتک ہمارے علم کی رسائی ہو سکتی ہے۔ اور ہماری معلومات کے ذرائع ہمیں مدد دے سکتے ہیں۔ ہمیں یہ یقین کرنا پڑتا ہے۔ کہ اسوقت اس ملک میں تمام چھوٹے بڑے سماجوں کو ملاکر بمشکل سو میں سے ایک ہی سماج ایسا نکلیگا۔ جس کے اداکاروں میں ممبروں میں آپس میں نفرت و نفاق کی لہر موجزن نہ ہو۔

بھلا معمولی آدمیوں کا تو ذکر ہی کیا۔ ہم آریہ سماج کے ایسے مسلمہ لیڈر کو جانتے ہیں۔ جو محض ذاتی بغض و عناد کی وجہ سے وقتاً فوقتاً آریہ سماج کے ان سیوکوں کی جن سے اس کی نہیں بنتی۔ بڑے بڑے حکام تک سے جھوٹی سچی شکائتیں کیا کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کو یہ اپنی طاقت سے نہیں کچل سکتا۔ انہیں اپنے نفس کی سیری کے لئے سرکاری چکی میں پسوانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ غرضکہ جو دولیش اگنی اسوقت آریہ سماج کے اندر جل رہی ہے۔ وہ اتنی بھیانک و عالمگیر ہے۔ کہ اگر اسے بجھانے کی کوئی سنجیدہ کوشش آریہ پرشوں کی طرف سے عمل میں نہ آئی۔ تو شائد ہم تو نہ دیکھیں۔ لیکن زمانہ دیکھیگا۔ کہ مسلمان تو کہیں ایکہزار برس بعد ہی ۷۲ فرقوں میں منقسم ہوئے لیکن بدقسمت آریہ سو سال بعد ہی اتنی پارٹیوں میں تقسیم ہو جائیں گے"۔

آریہ سماج کی اس قابل رحم حالت پر ہمیں افسوس ہے۔ جن لوگوں کے باہمی سلوک کا یہ حال ہو۔ غیروں کو ان کے ناواجب امور کی شکایت کے لئے لب کشائی کرنا بے فائدہ ہے ؛

نور کی توسیع اشاعت کی حوصلہ افزا رفتار

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بیجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے۔ الحمد للہ کہ دوست تو دوست دشمن تک بھی اس کے معترف ہیں۔ نور جس احسن طریقہ سے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا عظیم الشان کام بجالا رہا ہے آج ایک دنیا اس کی گواہ ہے نور کی قبولیت عامہ کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ سکھوں کے متعلق مضامین کو آریں اخبارات نے اپنے کالموں میں اور آریوں کے متعلق مضامین کو سکھ صاحبان نے اپنے اخبارات میں جگہ دی۔ نور جس سنجیدگی معقولیت اور حلیمی اور بردباری سے مذہبی مسائل پر بحث کرتا ہے۔ آج اوروں کے لئے نور کی روش بطور نمونہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ دوستوں نے بھی نور کی قدر کو پہچان لیا چنانچہ یہ خبر کمال مسرت سے سنی جائے گی۔ کہ پچھلے مہینہ میں ۴۵ نئے خریداروں کا اضافہ ہوا قادیان کے اخبارات جن کی توسیع اشاعت کا حلقہ اقل ہے۔ نور کی خریداری میں ایک مہینہ میں ۴۵ خریداروں کا اضافہ ہونا یقیناً یقیناً حوصلہ افزا امر ہے۔

اللھم زد فزد الحمد للہ ثم الحمد للہ ؛

دردانیال کی جنگ: جنرل سر ائن ہملٹن اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۲ جولائی کو دن نکلنے پر برطانوی مینہ فرانسیسی افواج کی معیت میں حملہ آور ہوئی جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ساڑھے سات سخت گھمسان کی جنگ ہوئی۔ اور ہم نے ۲۰۰ سے ۴۰۰ گز کی نشیب تک کی مستحکم قلعہ بند خطوط مصاف پر قبضہ کیا۔ برطانوی میسر نے بھی اسی دن دو خطوط مصاف لے لئے اور ۴۰۰ گرفتاری کی بات کے جوابی حملے بھی پسپا کئے گئے۔ اس اثنا میں فرانسیسی دایاں گروہ سدر کے دہانہ تک دشمن کو دھکیلتے ہوئے پہنچ گئے۔ تمام جوابی حملے پسپا کئے گئے ۲۲۴ قیدی گرفتار ہوئے ؛

KHILAFAT LIBRARY

عربی کی قدامت

دنیا میں اسوقت جتنی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اہل فن نے بحیثیت مجموعی ان کی تین قسمیں قرار دی ہیں۔ سامی[1]۔ تورانی اور ایرین[3]۔ ان میں سے ہر ایک زبان اپنی خصوصیات خاصہ کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ دنیا کی تمام زبانوں میں سے جس زبان کو چاہو۔ لیلو۔ وہ ان ہی تینوں زبانوں میں سے کسی ایک کی شرح قرار پائیگی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ ان تینوں زبانوں میں سے کس زبان کو شرف تقدم حاصل ہے؟

یہ ظاہر ہے۔ کہ انسان جب سے دنیا میں پیدا ہوا ہے۔ کسی وقت بھی وہ بے زبان اور گونگا نہ تھا۔ بلکہ اس کی آفرینش کے ساتھ ہی گویائی بھی اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس لئے بدیہی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ دنیا کی پہلی زبان وہی ہے۔ جو سب سے پہلے آدمی نے بولی؟

اب اگر ہم قیاسات اور تخیلات اور علم الاصنام کے خرافات سے قطع نظر کرکے بنی نوع انسان کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو کتب تواریخ اور آسمانی صحائف ہم کو اس بات پر متفق ملتے ہیں۔ کہ اسوقت دنیا میں جتنے آدمی ہیں۔ وہ سب کے سب حضرت نوح علیہ السلام کی جو آدم ثانی کہے جاتے ہیں۔ اولاد میں سے ہیں۔ اور حضرت نوح کے جانشین ان کے پہلوٹھے حضرت سام تھے۔ جن کی نسل سے کہ عرب اور شام کے باشندے ہیں۔ باقی دو بیٹوں یافث اور حام کی اولاد دنیا کے تمام حصص میں ہے۔

(بعض مفسرین نے لکھدیا ہے۔ کہ سامی قومیں وسط ایشیا سے آکر عرب میں آباد ہوئیں۔ اسی قسم کے قیاسات اور تخیلات سے میں نے قطع نظر کرنے کو لکھا ہے۔ کیونکہ یہ خیالی جدت اقوام قدیمہ کے حالات نہ جاننے کے سبب سے پیدا ہوئی ہے۔ تمام محققین متفق ہیں۔ کہ ابتدائی گہوارہ بنی نوع انسان کا ارض مقدس ہے۔ اور وہ وراثتاً سامی قوموں کے پاس چلا آیا ہے) ؛

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تفریق قبائل مکی اور مقامی خواص کی وجہ سے دنیا کی تمام دوسری زبانیں پیدا ہوئیں۔ اور سامی قومیں جسطرح ارض مقدس (شام و عرب) پر جو حضرت نوح کا مسکن تھا۔ قابض اور جانشین رہیں۔ اسی طرح اپنے باپ کی زبان بھی ان کے ورثہ میں آئی ؛

اس لئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ دنیا کی تمام زبانوں سے مقدم سامی زبانیں ہیں۔ بعض مورخوں نے بلا تحقیق لکھدیا ہے۔ کہ سنسکرت تمام دنیا کی زبانوں سے مقدم ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ اس لئے کہ سنسکرت بولنے والی قوم ایرین قوم کی ایک شاخ ہے۔ پس اس کی زبان بھی ایرن زبان کی ایک شاخ ہوگی۔ اب رہا یہ امر کہ سامی زبانوں میں سے کون زبان مقدم ہے۔ اس کی بحث کو مذہبی عصبیت نے بہت طویل کردیا ہے۔ ورنہ حقیقت حال یہ ہے۔ کہ لغات سامیہ یعنی عربی۔ عبرانی۔ سریانی۔ ارامی۔ کلدانی اور قبطی وغیرہ ایک ہی ماں کی بیٹیاں ہیں۔ جسطرح عربی زبان میں قبائل۔ تمیم۔ ربیعہ۔ مضر۔ قیس ہذیل اور قضاعہ وغیرہ کی زبانوں میں باعتبار تلفظ اور لب و لہجہ کے اختلافات تھے۔ اسی طرح ان آسامی زبانوں میں بلحاظ قبائل و اختلاف حالات و مقامی خصوصیات کے تغیرات واقع ہوگئے تھے۔ مثلاً آدم کی اولاد جو آسامی زبان بولتی تھی۔ اس کا نام آسامی رکھ لیا گیا۔ اور عابر کی زبان عبرانی کہلائی۔ یا جو لوگ سوریا (شام) میں رہتے تھے۔ ان کی زبان نے سریانی اور عربوں کے باشندوں کی زبان نے عربی کا لقب پایا۔ اس کے ساتھ یہ امر بھی لحاظ رکھنے کے قابل ہے۔ کہ عربی زبان جو عرب میں بولی جاتی تھی۔ اس نے اصل سامی زبان کو زیادہ محفوظ حالت میں رکھا۔ یا یوں کہئے۔ کہ وہ بہ نسبت اپنی دوسری بہنوں کے اپنی ماں سے مشابہ تر تھی۔ اس لئے کہ سریانی اور عبرانی وغیرہ قبائل کے تعلقات بوجہ متمدن اور صاحب سلطنت ہونے کے زیادہ وسیع تھے۔ اس لئے ان کی زبانوں میں غیر اقوام کے اختلاط نے زیادہ اثر ڈالا بخلاف اس کے اہل عرب نہ کسی پر حکمران تھے۔ نہ کوئی قوم ان پر فرمانروا تھی۔ اس لئے ان کی زبان بھی نسبتاً محفوظ تھی۔ اور خارجی اثرات جن سے زبانوں میں تغیر ہوجاتا ہے۔ ان پر کم پڑے تھے۔ پس عربی ہی ان تمام زبانوں میں اصل سامی زبان کہلانے جانے کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ چنانچہ آخر میں ناموس طبعی کے مطابق جب ارتقا نے تقلید کی طرف رجعت کی۔ تو تمام سامی زبانوں کو مٹا کر عربی زبان سے اس جگہ پر قبضہ کرلیا۔ اور ان سب کی زندہ قائمقام صرف یہی زبان رہ گئی۔ زندہ زبان سے ہماری مراد یہ ہے کہ وہ عام طور پر بولی جاتی اور استعمال میں آتی ہو ورنہ سامی زبانوں میں سے سریانی۔ عبرانی۔ کلدانی اور سامری زبانیں سمجھنے والے اسوقت بھی موجود ہیں اگرچہ روزمرہ کے کاروبار میں وہ مستعمل نہیں۔ تو اب مقدمات ترتیب دیکر ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ دنیا کی تمام زبانوں میں شرف تقدم عربی زبان کو حاصل ہے ؛

تاریخی عظمت

جدید اکتشافات نے اس امر کو قطعی طور پر ثابت کردیا ہے۔ کہ اسلامی تمدن کا آغاز بابل سے ہوا ہے۔ اور وہاں کے آثار قدیمہ سے جو زیر زمین سے برآمد ہوئے ہیں۔ یہ بات بھی یقینی طور پر معلوم ہوگئی ہے۔ کہ بابل کا تمدن عربی تمدن نہ تھا۔ اور خاندان حمورابی جو بابل کے تمدن کا بانی ہے خالص عربی خاندان تھا۔ حمورابی کی شریعت دنیا کی تمام شرائع سے قدیم تر ہیں ہے۔ بلکہ ایک نے جو بابل کے آثار قدیمہ کا ماہر مانا جاتا ہے۔ یہ صاف صاف کہا ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کی شریعت کے بہت سے احکام حمورابی کی شریعت سے ماخوذ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مدین میں حضرت شعیب سے جو ایک عربی کاہن تھا۔ بہت سی باتیں اس شریعت کی سیکھی تھیں۔ اگرچہ

ہم اس بات کے قائل نہیں۔ کیونکہ ہم حضرت شعیب کو بھی نبی مانتے ہیں۔ اور چونکہ تمام انبیاء کی شریعت من جانب اللہ اور قریب قریب یکساں ہوتی ہے۔ اس لئے ناواقفوں کو یہ خیال ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسری سے ماخوذ ہے حالانکہ وہ ایک دوسری سے ماخوذ نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان کا سرچشمہ ایک ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمدن کی ابتدائی پرورش عربی ہی کی آغوش میں ہوئی ہے۔

نیز مکتشفین حال کی جدید تحقیقات اگر صحیح مان لی جاوے۔ کہ موجودہ "سفر ایرب" اصل میں عربی زبان میں منظوم کی گئی تھی۔ اور بعد میں وہ عبرانی میں ترجمہ کرکے کتب مقدسہ میں داخل کر لی گئی۔ اور اصل عربی کتاب ضائع ہو گئی۔ (جسطرح فارسی کی اصل کتاب ناپید ہے۔ اور اس کے ترجمے دنیا کی اکثر زبانوں میں موجود ہیں۔ تو یہ ماننا پڑیگا۔ کہ عربی زبان میں منظوم کتاب یوتانی الیڈ اور ہندوستانی مہابھارت سے کئی صدی پیشتر سے موجود ہے۔ *

اس کے علاوہ حمورابیوں نے مقام "زیبارا" میں تعلیم اطفال کے لئے مدرسہ قائم کیا تھا۔ جس کے کھنڈرات تک موجود ہیں۔ اور جن کے کتبوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مقام پر بچوں کو حروف تہجی اور حساب وغیرہ کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اور یہ دنیا کا سب سے قدیم ترین مدرسہ ثابت ہوا ہے۔

علاوہ بریں تاریخی زمانہ سے پیشتر عربی زبان میں تمدن و تعلیم کے متعلق ہزاروں الفاظ پائے جاتے ہیں۔ مثلاً کتاب کے لئے سفر زبور۔ رقوم۔ اجار قسطر۔ بجل۔ وغیرہ وغیرہ اسی طرح قلم اور ورق کے لئے بیسیوں اسماء اور مجمع اور محفل کے لئے بہت سے الفاظ ہیں۔ انسانی صفات عقلیہ اور اخلاق فاضلہ کے سینکڑوں نام اور نجارت۔ عمارت جنگ اور تدبر سلطنت کے لئے ہزاروں اصطلاحیں ملتی ہیں اور ان سب سے استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کہ عرب اولی التمدن کے ہر شعبہ سے واقف تھے۔ کیونکہ یہ امر بدیہی ہے۔ کہ جب تک کوئی خیال یا کوئی شے کسی قوم میں موجود نہ ہو۔ اس وقت تک اس کے لئے وہ الفاظ نہیں وضع کرتی۔ اور نہ کر سکتی ہے *

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ *: ہم اس تحقیق سے اس وجہ سے متفق نہیں ہیں۔ کہ سفر ایرب کے مضامین عربی تحمل کی جہلک نہیں ہیں۔ اور یہ تحمن کی حد سے زیادہ نہیں *

نسخہ جات کتابی

آنکھوں کے واسطے نہایت مفید

انگور کی گٹھلی یا دانے جلا کر اس کی راکھ تولہ لیں۔ پھر لاجورد ۷ ماشہ بالچھڑا ۵ ماشہ کندر ا تولہ۔ سب کو اکٹھا کر کے سرمہ جیسا باریک کر لیں۔ اور سلائی سے سرمہ کے طور پر آنکھوں میں لگائیں۔ سلاق کے لئے مفید ہے۔

نسخہ دیگر خرما کی گٹھلی جلا کر پانی سے دھوئیں۔ پھر کہرل میں باریک کر کے سلائی سے پلکوں پر رگڑیں اور آنکھوں کے اندر بھی لگائیں۔ بال پیدا ہوں گے اور خارش دور ہو جاویگی۔

نسخہ سلاق مغز تخم کدو تلخ اور مغز تخم کدو شیریں دونو کو سرمہ سا بنا کر آنکھوں میں لگائیں۔ دو ہفتہ میں پلک کے بال پیدا ہو جائیں گے۔

نسخہ غرب غرب ایک قسم کا تار ہوتا ہے جو اندرونی گوشہ چشم سے شروع ہو کر ناک میں ختم ہوتا ہے

صبر مقوتری۔ کندر۔ پھٹکری۔ چاکسو۔ انزروت مردانگ ہر ایک تین ماشہ زرنگار ۱۰ ماشہ کوٹ چھان کر علیحدہ رکھیں بوقت ضرورت پتلی سی بتی بنا کر یہ مصالحہ اس میں سے قدرے لگا کر ناسور کے اندر ڈالیں چند روز میں ناسور مندمل ہو جائیگا *

نسخہ حرب زروے عرب پلکوں کی اندرونی سطح کے دانوں کو کہتے ہیں تخم پالک ہموزن مصری ملا کر باریک کریں۔ اور سرمہ کے طور پر لگائیں۔

نسخہ جات کتابی طور پر لگائیں *

نسخہ جرب دیگر کرض کا پانی آنکھوں میں ڈالیں جرب (اور سیل (پردہ چشم) میں نافع ہے *

نسخہ ناخونہ نمک اندرانی باریک کر کے آنکھوں میں لگائیں ناخونہ کٹ جاتا ہے۔ کرض کے پانی کا بھی یہی عمل ہے *

نسخہ طفہ طرفہ آنکھوں کے اندر کے سرخ یا نیلے نقطے کو کہتے ہیں۔ جو آنکھوں کے سفید حصہ میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ہاتھی کا ناخون ۳ ماشہ۔ سنگ بصری ۲ تولہ سیسہ ۷ ماشہ پارہ ۳ ماشہ پہلے پہل سیسہ کو پگھلائیں پھر اس میں پارہ ڈالکر عقد (گرہ) بنا لیں بعد ازاں ساری ادویات کوٹ چھان کر کہرل کریں۔ جب سرمہ باریک ہو جائے۔ تو ایک رتی لیکر طرفہ کے دانہ پر لگائیں پھر آنکھوں کو بند کر دیں۔ چند راتوں میں ایسا متواتر کرنے سے مرض طرفہ برطرف ہو جائے گا *

نسخہ دمعہ (آنسو بہنا) زعفران عورت کے دودھ میں کہرل کر کے آنکھوں میں ڈالیں۔ پانی بہنا دور ہو جائیگا۔

نسخہ دمعہ دیگر انڈوں کے چھلکے کو جلا کر شہد کے ہمراہ کہرل کر کے آنکھوں میں لگائیں آنسو بہنا رک جائیگا۔ یہ نسخہ آنکھوں کے زخم کے لئے بھی نہایت سودمند ہے۔

نسخہ بیاض (لاجالا) عرق پیاز کو آنکھوں میں ڈالیں۔ نہایت زود التاثیر ہے۔

نسخہ دیگر بورہ ارمنی باریک کر کے شہد خالص تازہ میں ملا کر آنکھوں میں لگائیں۔ پھولا وغیرہ دور ہو جاویگا۔

نسخہ جالا چوہے کی مینگنی سرمہ کے طور پر لگائیں سفید چشم دور ہو جاویگی۔

کائنات کس طرح بنی؟

KHILAFAT LIBRARY

افسوس ہے کہ آجکل ہندوستان میں اس بیشل علم کی طرف انتہا درجے کی بے پرواہی ہے۔ اگرچہ کبھی زمانہ تھا۔ کہ اس ملک کی خاک پاک نے علم کے ماہران بیشل علماء فضلاء پیدا کئے۔ علم ہیئت کوئی نیا علم نہیں۔ اس کا آغاز ہزاروں برس ہوئے۔ وسط ایشیا اور لیکڈ اور سیلون کے وسیع میدانوں میں ہوا۔ عربوں سیونانیوں اور ہندوؤں نے اس کی نشوونما میں ایک قابل قدر حصہ لیا۔ لیکن اس علم کی تکمیل کا سہرا بلاشبہ زمانہ حال کے یورپ کے سر بندھتا ہے۔ اہل یورپ کے رصدگاہوں کے آلات میں وہ ایجاد و اختراع کی ہے۔ کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

میں ایک ایسا سوال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ نہ صرف علم کے دائرے میں ایک عظیم وقعت رکھتا ہے بلکہ شائد اس سے اعلیٰ پایہ کے کسی مضمون پر انسانی نے کبھی خوض و غور نہیں کیا۔ وہ سوال یہ ہے۔ ہماری زمین کس طرح بنی۔ نظام شمسی جس کا ہماری زمین ایک رکن ہے کیونکر ظہور میں آیا۔ اور سارے نیستی سے ہستی میں اور فنا سے معرض وجود میں کیونکر آئے۔ مضمون وسیع ہے۔ اس لئے میں صرف یہاں چند ضروری باتیں بہ تفصیل قلمبند کروں گا۔ باقیوں کو یا نظر انداز کروں گا۔ یا محض اشارتاً اور مختصراً بیان کروں گا ؛

پہلا امر جو غور طلب ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہماری زمین ہمیشہ سے ایسی ہی چلی آئی ہے۔ جیسی کہ اب ہے۔ کیا سورج جس کے فیض سے ہم مستفید ہو رہے ہیں۔ اور جو انسانی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ ہمیشہ ایک قد و قامت کا اور ایک ہی طرح چمکتا رہتا اور رہا ہے۔ یا اس میں کبھی کمی بیشی ہوتی ہے ؛

کیا ستارے جن کے دلفریب منظر کی زبان کو یارا نہیں۔ کہ بیان کر سکے۔ ہمیشہ سے ایسے ہی چلے آئے ہیں۔ یا ان میں تغیر و تبدل بنؤ بگاڑ ہوتا رہتا ہے۔

بادی النظر میں ہمیں سورج ستاروں میں کوئی نمایاں تبدیلی نظر نہیں آتی۔ زمین کا ٹھوس پن سورج کی چمک دمک۔ ستاروں کے جگمگٹے اور دن کی ٹمٹماہٹ میں کوئی فرق پڑتا ہوا معلوم نہیں ہوتا۔ اور نہ محض ہم کوئی فرق تمیز کر سکتے ہیں۔ بلکہ بوڑھے بھی کوئی خاص فرق نہیں بتلاتے۔ مگر پھر ذرا غور کرتے ہیں۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی چیز قائم نہیں۔ یہاں اونچ نیچ، پھیر پھیر کا سلسلہ لگاتار جاری رہتا ہے ؛

خود ہم ہیں۔ کہ دمبدم حالت بدل رہے ہیں۔ اس لئے عالم کی سب چیزیں ان میں سے بعض خواہ کیسی ہی دیرپا اور ناقابل تغیر و تبدل کیوں نہ معلوم ہوتی ہوں ضرور شکل بدل رہی ہوں گی۔ حقیقت حال یہ ہے کہ یہاں ہر شئے پر تبدیلی کی مہر لگی ہوئی ہے۔ بعض مرتبہ اگر ہم تبدیلی کا ظاہراً طور پر مشاہدہ نہیں کر سکتے۔ تو اس کی وجہ اکثر یہ ہے۔ کہ یہ تبدیلی نہایت آہستہ ہوتی ہے۔ اور اس کی دیکھ بھال اور جانچ پڑتال کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ آدمی اپنی مختصر سی زندگی میں سورج چاند وغیرہ میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھتا۔ تو اس کو گمان ہوتا ہے۔ کہ یہ کبھی حالت نہیں بدلتے۔ لیکن یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی بڑا بڑ کا درخت ہو۔ تو اس کے تنے کی موٹائی میں دو چار سال میں فرق نہیں پڑے گا۔ اگر اس بڑ کے درخت میں کوئی کیڑا مکوڑا پناہ گزیں ہوتا ہو۔ جس کی زندگی کے سال ہماری گھڑیوں کے منٹ ہوتے ہیں۔ تو اس کو نہ صرف یہ معلوم ہوگا۔ کہ درخت کا تنا اتنا کا اتنا ہی رہتا ہے بلکہ اس کی ٹہنیاں پتے تک ہمیشہ ویسے کے ویسے نظر آئیں گے ؛

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جن تبدیلیوں کا ذکر اس مضمون میں ہوگا۔ ان کے لئے سو یا ہزار یا دس ہزار سال کافی نہیں۔ بلکہ لاکھوں اور کروڑوں سال کی ضرورت ہے۔ محض زمین کی قدامت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں۔ کہ اگر زمین کے بننے کے وقت سے لیکر آج تک کے زمانہ کو ۲۴ گھنٹے مان لیا جائے تو حضرت انسان کے کرۂ زمین پر موجودگی کے عرصہ کو دو منٹ سمجھنا ہوگا۔ ہمارے راستے میں ایک اور رکاوٹ ہے۔ وہ یہ کہ ہماری طاقتیں بھی محدود ہیں۔ اگر کسی مقام سے آسمان کا مشاہدہ کریں۔ تو ہمیں درحقیقت پانچ سات ہزار ستاروں سے زیادہ نظر نہیں آسکتے۔ دوربین اور کمرہ کی مدد سے بلاشبہ ہماری طاقتوں میں ایک عظیم اضافہ ہوگیا ہے۔ اور ہزاروں کی بجائے ہم لاکھوں کروڑوں پر نظر ڈال سکتے ہیں۔ لیکن ہمیں یقین واثق ہے۔ کہ بایں ہمہ جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے۔ اس کے مقابلے میں جو کچھ ہماری نظر سے غائب ہے۔ صفر کا درجہ رکھتا ہے۔ ہم ایک نہایت گہری تاریکی میں ہیں۔ صرف ہمیں روشنی کی ایک کرن نظر آتی ہے۔ رخ تصویر کو ایک پردہ چھپائے ہوئے ہے۔ اس پردہ کا محض ہم ایک کونہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس مضمون میں اسی جھلک کی بابت جس کا دیدار ہمیں نصیب ہوتا ہے۔ عرض کروں گا ؛

(باقی آئندہ)

برف کے محل

شمالی ممالک میں برف سے عمارتیں تعمیر کرنے کا ہنر انتہائی ترقی کے درجہ تک جا پہنچا ہے۔

برف کے محلات میں سے یقیناً سب سے زیادہ قابل ذکر وہ محل تھا۔ جسے روس کے معمار زارینا این نے نیوا میں تعمیر کیا تھا۔ برف کے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹ کر ایک دوسرے پر رکھے گئے۔ اور پانی کے سیمنٹ سے جوڑ دئے گئے۔ عمارت جب مکمل ہو چکی۔ تو ۶۰ فٹ لمبی ۱/۲ ۱۷ فٹ چوڑی اور ۲۱ فٹ اونچی تھی۔ اس میں ایک چوڑا دروازہ اور ۶ کھڑکیاں تھیں۔ اور فرش سب کے سب برف کے تھے۔ احاطے میں ایک پورے قد کا ہاتھی کھڑا کیا گیا تھا۔ جس کی پیٹھ پر مہاوت سوار تھا۔ اس کی سونڈ سے پانی کی دھار بہتی تھی۔ یہ ہاتھی بھی برف کا ہی بنا ہوا تھا۔ ساتھ ہی برف کا ایک خیمہ تھا۔ جس میں گرم پانی سے لوگ نہا رہے تھے۔ اور بہت سی برف کی توپیں پڑی تھیں۔ جن میں سے لوہے اور برف کے گولے چھوٹ رہے تھے ؛

ہندوستان کی خبریں

KHILAFAT LIBRARY

الحمدللہ کہ حضرت اقدس بخیریت ہیں۔ اور قومی بہتری اور بہبودی کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں۔

(۲) یقیناً بہی خواہان ملت یہ سنکر خوش ہوں گے کہ خاکسار قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کا پہلا پارہ ختم کر چکا ہے صرف نظر ثانی باقی ہے۔ چھپائی کے لئے سخت فکر ہے کیونکہ جسقدر اس ترجمہ پر محنت کرنی پڑی ہے۔ اس سے زیادہ لاگت طبع کا سوال ہے۔ گورمکھی ٹائپ اور عربی لیتھو میں چھپے گی۔

(۳) قادیان میں رمضان کی شان و شوکت عجیب ہے۔ شب و روز اللہ اکبر کے نعرہ سے تمام قادیان گونج رہا ہے۔ یہ سب پیارے مسیح کی برکت ہے

پنڈت منشی رام لاثانی گرنتھی سے پانچسو روپیہ کی ضمانت خبر ہے کہ پنڈت منشی رام لاثانی گرنتھی سے صاحب ڈپٹی کمشنر فیروزپور نے قانون تحفظ ہند کی ضمن میں پانچسو روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

ایک ہندو خاندان کی زہر سے ہلاکت - مری سے افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک ہندو خاندان کے چار ممبر جن میں دو نوجوان لڑکے ایک والدہ اور ایک بہن شامل تھیں۔ دو دن کے قلیل عرصہ میں زہر سے ہلاک ہو گئے۔

سلطان لاہیج کی وفات :- ۱۴- جولائی شملہ) گورنمنٹ آف انڈیا کو یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی ہے کہ عدن میں ۱۴ تاریخ کو سلطان سر علی بن احمد بن علی کے بیسی آئی۔ ای۔ سلطان الہوٹا (لاہیج) انتقال کر گئے۔ حال کے ایک معرکے میں ترکوں اور عربوں نے مرحوم کے پایہ تخت پر دھاوا کیا تھا۔ جس کے دوران میں آپ زخمی ہو گئے۔ بعد میں آپ پر عدن میں عمل جراحی کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ جانبر نہ ہو سکے۔ سر علی بن احمد بن علی کی وفات سے گورنمنٹ ایک وفادار دوست اور ساتھی کے نقصان کی متحمل ہوئی ہے۔ آپ عدن گورنمنٹ کے معاون رہے۔ ہز میجسٹی شہنشاہ معظم اور ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے نے مرحوم کے پسماندگان کے نام اظہار افسوس کا پیغام بھیجا ہے

برما میں پانی کا سیلاب - رنگون سے ۱۷ جولائی کا تار مظہر ہے۔ کہ مائکھنیا سے بھاری سیلاب کے آنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ متعدد دیہات اس وقت زیر آب ہیں۔ چنانچہ دیا کے چڑھاؤ کے خوف سے بند لگا دیئے گئے ہیں تاہم پانی کے طوفان سے بھاری نقصان کے ہونے کی خبریں پہنچ رہی ہیں۔

انڈین نیشنل کانگریس کا آئندہ پریذیڈنٹ بعض حلقوں میں یہ پہلے ہی خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اگر مدراس کے مشہور و معروف لیڈر سر پنیا آئیر کو بمبئی میں منعقد ہونے والی آئندہ کانگریس کی کرسی صدارت پیش کی گئی۔ تو یہ ناممکنات میں سے ہے۔ کہ وہ اسے منظور کر لیں۔ چنانچہ اب اس خیال کی تصدیق "نیو انڈیا" مدراس سے بخوبی ہو گئی ہے۔ کیونکہ اخبار مذکور رکھتا ہے۔ کہ اگر کانگریس کی صدارت انہیں میں کی گئی۔ تو وہ اسے منظور نہ فرماویں گے۔ کیونکہ انکی موجودگی صحت اجازت نہیں دیتی۔ کہ مدراس سے بمبئی تک کے طویل سفر کی کوفت اٹھانے کے علاوہ پریسیڈنٹ کانگریس کے اہم فرائض کی تکلیف برداشت کریں۔ اسی سلسلہ میں یہ معلوم کرنا کہ مدراس کی پروونشل کانگرس کمیٹی نے اپنے ایک تازہ جلسہ میں آئندہ نیشنل کانگرس کی صدارت کے لئے سر الیس پی سنہا کا نام پیش کیا ہے۔

خیانت مجرمانہ کے الزام میں ایک رانی کے خلاف وارنٹ :- بدھ مارسٹرل پولیس کورٹ کلکتہ میں مسٹر عارف قاسم کی طرف سے رانی چوہڑا منی اور چار چند رشو اس کے خلاف خیانت مجرمانہ کے الزام میں ایک استغاثہ پیش ہوا جس میں وکیل نے واقعات مقدمہ یوں بیان کئے کہ مستغیث سے اول الذکر ملزمہ وقتاً فوقتاً پیشگی روپیہ ۵۶ سو روپیہ کی شکل میں لے چکی ہے اور باہمی قرارداد یہ تھی کہ وہ اپنی جائیداد مستغیث کے ہاتھ فروخت کر دیگی۔ لیکن بعد ازاں مستغیث کو معلوم ہوا۔ کہ ملزمہ رانی جائداد فروخت کرنا نہیں چاہتی بلکہ وہ اس دھوکہ سے روپیہ لینے کی غرض مند تھی مجسٹریٹ نے بیان قلمبند کرنے کے بعد رانی اور چار و چند رشو اس نامی اس کے خلاف وارنٹ بھی جاری کر دیئے ہیں ؛

جنگ کی خبریں

پیرس کی روزانہ رپورٹ - پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سارا دن نسبتاً خاموشی رہی۔ ارگون میں دو جرمن حملے پسپا کئے گئے۔ دیگر مقامات میں توپخانہ کی لڑائیاں وقوع میں آئیں۔

ناگہانی حملہ کی ناکامی - پیرس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ارٹائے کے شمال میں توپخانہ کی شدید لڑائی ہوتی رہی غنیم نے دریائے این کے دائیں کنارے پر سائسان کے مغرب میں شب گذشتہ کو فانٹینلئے کے علاقہ میں ۴ ہزار گولے پھینکے۔ اور اس کے بعد ہماری ایک قلعبندی پر اچانک حملہ کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ ارگون کے علاقہ میں نسبتاً خاموشی رہی۔ فرانس کے ہوائی جہازوں نے چانی کے فوجی سٹیشن پر بم پھینکے۔ اور سامان حرب کے عظیم ذخیرہ کو نقصان پہنچایا۔

ترکی ڈیلیگیٹ سوئٹزرلینڈ میں - بلقان میں ٹائمز کا نامہ نگار تار دیتے ہوئے موسیو سے ترکی قائمقام پ کا اپنے طور پر صلح کے لئے سوئٹزرلینڈ جانے کی تصدیق کرتا ہے۔

پیرس کی خندقوں میں شراب کی ممانعت - پیرس کا تار راوی ہے۔ کہ جنرل گیلاخی نے پیرس کی خندقوں کے کیمپوں میں تمام سپاہیوں اور افسروں کے ہاتھ شراب فروخت کرنے کا حکم بند کر دیا ہے۔

جرمنوں کی وارسا کیطرف پیشقدمی - شملہ ۱۸ جولائی مندرجہ ذیل تار مورخہ ۱۶ ماہ حال حضور وائسرائے کو حضور وزیر ہند کیطرف سے موصول ہوا ہے جرمنوں کی نئی جارحانہ کارروائی وارسا کے برخلاف پولینڈ کے شمال میں جاری ہے جرمنی کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پرنس ناملسر جس کے قبضہ کے متعلق فروری میں سخت جنگ ہوئی تھی اور جسپر روسی اب تک مستحکم طور پر قابض تھے [illegible] کوشش کی جا رہی ہے ایک روسی سرکاری اطلاع اسی تاریخ کی مظہر ہے کہ قصبہ کے جنوب میں ایک محاذ پر روسی متصرف ہیں جنوب مشرق کو اور آگے دشمن نے سخت نقصان اٹھا کر ہی جسکے بعد اس نے پھر کوئی حملہ نہیں کیا۔ ۱۶ تاریخ کو روسیوں نے نمزا کیطرف دشمن کا ایک حملہ پسپا کیا اور ضلع نمن کے اس پار دشمن نے ایک وسیع محاذ پر توپخانہ اور بندوقوں کی آتشبازی کی لیکن جارحانہ کارروائی سے کام نہ لیا۔ سوا پیدل سپاہ کے چھوٹے چھوٹے حملوں میں جن کو پسپا کیا گیا۔

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرا اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہوتا ہے اس اثنار میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا پڑوال سیل اور سرخی اور ابتدائے موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے بسیار مفید ہے۔ قیمت سرمہ اعلیٰ عہ تولہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ۔ اصلی میرا قیمت فیتولہ عہ ترکیب استعمال میرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کھرل باریک پیسکر آنکھوں میں ڈالا جاوے یہ سرمہ جسکی آنکھیں گرمی میں دکھتی ہوں۔ تو ان کیلئے مفید ہے۔

سنت سلاجیت :- محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع الاعضا۔ نافع سوء ہضمی طعام قاطع بلغم اور ریاح دافع بواسیر وجذام واستسقا روزروی رنگ وتنگی ونفس وحق وشیخوخیت وفساد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلس البول وسلاس منی ویبوست درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ قسم اول عہ قسم دوم ۸ رتیتولہ ۔ **کلاہ اور لنگیاں** :- ہر قسم لنگیاں مشہدی اور پشاوری بادامی سیاہ سفید ماشی ریشمی سوتی ٹسری صافے اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی ملتی ہیں۔

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان (گورداسپور)

نئی ایجاد میدہ کی سیویاں بنانیکی مشین

پہلی مشینوں کی طرح ڈٹ نکالکر میدہ نہیں ڈالنا پڑتا بلکہ اس کے باہر سے میدہ دیتے اور ہنڈل پھراتے جاؤ۔ ایک گھنٹہ کے اندر دو سیر میدہ کی سیویاں بن جاتی ہیں۔ اور جوان سے بچہ تک بآسانی چلا سکتا ہے۔ ہمیں خیال کہ امیر غریب سب ہماری ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت بھی بہت تھوڑی یعنی صرف عہ علاوہ محصول رکھی ہے ورن صرف ایک سیر۔ موٹی باریک دو چھلنیاں اور پرچی ترکیب ہمراہ ارسال ہوگی۔ تاجروں کے واسطے خاص رعایت

نوٹ: خریدار اپنا پتہ صاحب لکھیں

مستری فضل کریم احمدی نزد مہمانخانہ قادیان (گورداسپور)

بچے کو ہمیشہ راحت ہے۔

طلائے زرین کا استعمال ہر طرح سے نافع ہے بہت سے لوگ اس سے مستفیض ہو چکے ہیں یہ بیش بہا طلا ہم آزمایشاً ایک شیشی صرف ۸ کو دیتے ہیں۔ معجون طلسمی اس کے استعمال سے ہر قسم کی کمزوری دور ہو کر اعلیٰ قوت پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت فی بکس عہ۔ طلا طلسمی یہ کمزوری دور کرنے کے لئے بیمثل چیز ہے خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب مغیرہ اس کے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

سرمہ سلیمانی :- اس کے استعمال سے دھند جالا پھولا منسف بصارت موتیا بند وغیرہ دور ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ ر

سنون دندان :- دانتوں اور مسوڑوں کی بیماریوں کو رفع کرنے والا دانتوں کو مثل گوہر آبدار بنانے والا ہے۔

قیمت فی بکس ۴ ر

حکیم محمد حسین ولد سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلب گڑھ دہلی

KHILAFAT LIBRARY

آریہ دھرم کا پول

آریہ صاحبان میں تبلیغ کے لئے ایک بینظیر کتاب ہے اسکی خوبی اور عمدگی اسی سے ظاہر ہے کہ ایک سکھ سردار نے تین صد کاپیاں دفتر نور سے خرید کر آریہ صاحبان میں مفت تقسیم کیں آپ بھی دفتر نور سے یہ بے نظیر کتاب خرید فرما کر اپنے آریہ دوستوں میں مفت تقسیم فرماویں کمال محنت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ قریب قریب آریوں کے کل مسلمہ کتب کا عرق کھچا ہوا ہے قیمت صرف ۱ ر اکٹھے خریداروں سے خاص رعایت۔ (منیجر اخبار نور قادیان)

در بے بہا۔ یہ اعجازی گولیاں ایک عارف باللہ حاذق طبیب کے ایک نسخہ کیمطابق طیار کیگئی ہے یہ معمولی نہیں اسم یا مسمی ہیں کشتہ جات کی آمیزش سے پاک فاسفورس ڈمیانہ لحس وامیکا سے سبقت لیگئی ہیں تقوی مفرح مصفی خون دافع کمزوری ہیں۔ نوجوان اور سن رسیدہ ہر دو کیلئے مفید ہیں۔ جلد اپنا اثر دکھاتی ہیں پورا نسخہ ۱۲ گولیاں قیمتی ۳ ر

ملنے کا پتہ

سید محمد عبداللہ و عبدالرحمن۔ قادیان۔

داد کا مرہم عہ ۳ ر

ایک مرتبہ لگانے سے خارش جاتی ہے اور دو تین مرات کے لگانے سے داد جڑ سے چلا جاتا ہے۔ جب سب دوا کر کے تھک گئے ہوں تو اس کا بھی استعمال کیجئے اس میں جلن نہیں ہے۔ اور خوشبودار ہے قیمت ۱ رفی ڈبیہ بیہ ڈاک محصول ۷ ڈبیہ تک ۱۲-۵

ڈبیہ ۶ ر

کلورو ڈائن

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو۔ اس کی ایک ہی دو خوراک سے جاتی ہے۔ آؤں دست اور پیچش کے لئے یہ نہایت مفید ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے ایک نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور دیگر کلورو ڈائنوں سے کہیں بہتر ہے اسلئے بازاری کلورو ڈائن نہ خرید کر کے اس کلورو ڈائن کو خریدیں۔ قیمت ۶ ر اور ایک درجن کے چار روپے۔ محصول ڈاک ۵ ر

بدہضمی و بدہضمی کے دست کی ٹکیہ عہ ۴ ر

غذا تحلیل نہ ہونے کو بدہضمی کہتے ہیں۔ جیسے غذا گرنے سے بعد پیٹ بھاری رہنا پیٹ میں ریاح ہونا جی متلانا کھٹی ڈکار آنا قوت ہاضمہ کے خراب ہو جانے سے ہوتا ہے۔ جو غیر مضم غذا کیجائے تب پیٹ میں گڑبڑاہٹ ہوتی ہے اور پیٹ پھولتا ہے اور دست ہوتے ہیں اور اسوجہ سے جسم نحیف اور مرض لاعلاج ہو جاتا ہے اس مرض کے ہونے کے اسباب یوں ہیں ضعیفی کا عالم کسی خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا۔ کم کھانا۔ منی کا بیفائدہ ضائع ہونا زیادہ محنت وفکر و تردد یا غم اور ان خرابیوں کی حالت میں جو بچہ جننے کے وقت ہوتی ہے ان باتوں کا غور کر کے ڈاکٹر برمن نے یہ بدہضمی کی ٹکیہ بنائی ہے جس سے غذا تحلیل ہوتا ہے اور بدہضمی کی خرابی کو دور کرنے میں نہایت مفید ہے ٹکیہ کی ایک شیشی قیمت عہ ایک شیشی تک محصول ۵ ر

ڈاکٹر الیس کے برمن نمبر ۵ و ۶ ۔ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

آریوں سکھوں عیسائیوں میں اشاعت اسلام کے لئے
نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

KHILAFAT LIBRARY

سوانحعمری حضرت باوانانکؒ ۔ یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے۔ جس نے آج سے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہوکر ہندو مذہب کے کل عقائد باطلہ کا رد کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا۔ اور اپنے حال وقال سے ظاہر کردیا۔ کہ اسوقت اگر کوئی اس نیلگون آسمان کے نیچے سچا مذہب ہے۔ تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔ شروع پیدائش سے لیکر تادم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھ صاحبان کی نہایت ہی معتبر کتابوں کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ۔ معرفت کا دریا۔ روحانیت کا چشمہ۔ اسلام کا نور۔ اسوقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جارہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنے والے چند ہی خواہ اٹھیں۔ جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو لکھوں اور نانک پنتھیوں میں تقسیم کردیں۔ امید کہ انشاء اللہ ہفتہ عشرہ تک کتاب چھپکر آجائیگی۔ ۱۸×۲۲ کے سائز پر ۲۲ صفحہ کی ضخیم کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی نہایت ہی اعلیٰ کاغذ عمدہ قیمت ۱۲ر جنکی درخواستیں چھپنے سے پہلے پہلے آجائینگی۔ ان سے صرف ۸ر جلدی کیجئے۔ آج ہی ڈاک خانہ میں پوسٹ کارڈ ڈال دیجئے۔ پھر موقعہ ہاتھ نہیں آئیگا۔

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم ۔ اس بینظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں "کہ میں نے کتاب ہندوستان کی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے۔ دستخط۔ نورالدین (خلیفۃ المسیح اول)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے اس پر اس پر بہت ہی عمدہ ریویوز کئے ہیں۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے ہندوستان کی روحانی۔ تمدنی۔ ملکی مجلسی حالت کا ہوبہو فوٹو دید رامائن مہابھارت کا ہوبہو عکس ہے۔ قیمت صرف ۸ر

آریہ دھرم کا پول ۔ یہ وہی بینظیر مختصر اور جامع کتاب ہے جو ہوبہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتابوں کا ہوبہو فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن چھپا۔ اور اب پھر دوبارہ کمال صحت اور عمدگی کے ساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا۔ اس بے نظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی۔ کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپیاں خرید فرماکر اپنے دوستوں میں مفت بطور تحفہ تقسیم کی ہیں قیمت صرف ۱ر دوستوں کو چاہئے۔ کہ ایسی بینظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

بھوک مہدی والی ۔ پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنے کے لئے ایک بینظیر کتاب ہے۔ یہ وہ شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ آج جس کا گھر گھر چرچا ہے اور جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے قیمت صرف ۸ر پون آنہ

سومنگلا ۔ ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول جس میں روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کنٹراسٹ تناسخ کی خوفناک سے خوفناک برائیاں تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو ایسے پیرائے میں دکھلایا گیا ہے۔ جس کو پڑھ کر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالبعلم بھی لے کر بیٹھے۔ تو ختم کئے بغیر نہیں اٹھتا۔ قیمت صرف ۳ر

بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں۔

ثبوت واجب الوجود ۔ ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے۔ قیمت ۶ر

تدبیر ۔ اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا۔ بحث تدبیر تقدیر و توکل کو بطور ناول سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے اور جملہ اعتراضات جو اس دقیق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

بھارت برکشش ۔ نخل اسلام دہریال کا جس میں اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے۔ محققانہ و مورخانہ و نرالے شکن جواب جسکا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا ضروری اور نہایت ضروری ہے کیونکہ اسمیں آریوں کے جملہ اعتراضوں کا کلیتہً تردید کی گئی ہے۔ اور کی جاسکتی ہے اور عیدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے اس کو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے قیمت ۸ر رعایتی ۶

رنگین قطعات ۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔

قیمت فی ار۔ رعایتی ۰ر